65 | 1

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم | سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

Digitized by Khilafat Library

قیمت پیشگی سالانہ چار روپے


# بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | REG NO. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

جلد ۱۳ | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۱۳ء و ۱۳ ویساکھ سمت | نمبر ۸

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | بروز جمعرات | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین


## ترجمہ حدیث صحیح بخاری

جو ترجمہ صحیح بخاری درس

حدیث میں اکثر احباب کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ ترجمہ مولوی وحید الزمان کا ہے۔ جو لاہور اور امرتسر میں چھپا ہے اور اس کا اشتہار اخبار بدر میں بھی ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس کے سوائے اور کوئی ترجمہ بین السطور نہیں ہے گاہے درس کے وقت حضرت صاحب بھی اسی کے پارے سے عربی عبارت پڑھتے ہیں۔ مولوی وحید الزمان سلسلہ حقہ احمدیہ کا سخت دشمن ہے اور اس نے جابجا اپنے حاشیہ میں خواہ مخواہ ہم کو گالیاں دی ہیں۔ اور حضرت امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ایسے کلمات لکھے ہیں کہ احمدی کے واسطے ان کا پڑھنا اور دیکھنا مشکل ہے لیکن جب تک کہ وہ وقت نہ آجائے کہ ہمارے اپنے ترجمے اور حاشیے چھپیں تب تک ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں کی گالیوں سے ڈر کر ہم بخاری کے ترجموں کو پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔ موجودہ تراجم میں سے چونکہ بین السطور ترجمہ یہی ہے اس واسطے ہم اپنی سہولت کے واسطے اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہمارے ایک بھائی نے اس ترجمہ کے حواشی پڑھ کر اپنی غیرت کے تقاضا سے ہم پر ناراضگی ظاہر کی ہے کہ ہم ایسی کتاب کا اشتہار کیوں دیتے ہیں۔ سو عرض ہے۔ کہ اصل بخاری اور اس کے ترجمہ میں تو کوئی دخل ہی کیا دے سکتا ہے۔ باقی رہے حواشی سو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرنا چاہیئے۔

## انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

نے جہاں اپنا انتظامی کام باقاعدہ کرنے کا مصمم ارادہ کیا ہے وہاں مالی کام کی طرف بھی خاص توجہ مبذول کی ہے۔ چنانچہ حال میں ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ کہ فصل ربیع کے موقعہ پر جملہ احمدی

احباب ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن بغرض فراہمی غلہ و چندہ حاضر ہو۔ لہذا جملہ احباب ضلع گوجرانوالہ کی اطلاع کے لئے قلمی ہے۔ کہ احباب اس ڈیپوٹیشن کی ہر طرح سے امداد فرماویں اور حوصلہ افزائی کریں۔ اللہ تعالےٰ اس انجمن کے ارادہ میں برکت دے۔ آمین۔ صدر الدین

سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

## دعا مدد

برادر الہ دین ہانگ کانگ سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کے واسطے دعائے استقامت کریں اور ان کی لڑکی سکینہ کے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے نیک اور خادم دین بناوے۔

---

## اطلاع

اس اخبار کے ساتھ درس قرآن و حدیث چھپ نہیں سکا۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

## اخبار قادیان

اہل بیت حضرت مسیح موعود میں بوجوہ خیریت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول ہو رہے ہیں۔

موسم میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے آسمان غبار آلود رہتا ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ففتھ ہائی کے طلباء سالانہ امتحان کے لئے بٹالہ چلے گئے ہیں۔ مقام شکر ہے کہ اب امرتسر امتحانی سنٹر کی بجائے بٹالہ میں امتحان انٹرنس کا ہونا یونیورسٹی نے منظور فرما لیا ہے۔ جس سے قادیان گورداسپور وغیرہ مقامات کے طلباء کے لئے کفایت اخراجات کے سبب بہت کچھ سہولت ہو گئی ہے۔ احباب سے تمام طلباء کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## حضرت مخدومی مفتی صاحب

کی اگرچہ کئی دنوں سے طبیعت ناساز چلی آتی تھی چند دن ہوئے کہ افاقہ کے آثار نمودار ہو چلے تھے کہ پھر یکایک طبیعت خراب ہو گئی۔ پہلے کی نسبت بخار سر درد کا یہ حملہ سخت تھا۔ ضعف بہت بڑھ گیا ہے اور چہرہ سختی بخار اور گھبراہٹ سے بالکل زرد پڑ گیا ہے۔ ناظرین بدر اور دیگر احباب سے پوری توقع ہے کہ اللہ کریم سے بہت بہت دعا فرماویں کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مفتی صاحب کو بہت جلد صحت بخشے اور جلدی ہی آپ صحتیاب ہو کر دفتر بدر کے تمام متعلقہ کام کرنے کے قابل ہو جائیں۔ آمین۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ اکبر شاہ خان نائب ایڈیٹر

نوٹ۔ مفتی صاحب کچھ دنوں تک اپنی پرائیوٹ ڈاک کی تعمیل نہ کر سکینگے۔

## ایک مجدد پر برکات کا نزول

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث و مجدد اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔ "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے زمانہ کے لوگوں پر یہ احسان کیا کہ اس نے مجھے ایک ایسا طریقہ سلوک عطا کیا جو سب طریقوں سے قریب تر ہے۔ اور میرے رب نے مجھے مطلع کیا ہے کہ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا اور اس کی اعلیٰ بلندی تک پہنچایا اور ہم نے آج کے روز سے باقی سب طریقوں کو حقیقت قرب تک پہنچنے سے مسدود کر دیا بجز اس طریقہ کے جو تجھے دیا گیا اور وہ ایک ہی طریقہ ہے جو کھلا رکھا گیا لوگوں کو چاہئے کہ تجھ سے محبت کریں اور تیری فرمانبرداری کو ذریعہ نجات سمجھیں اور اب آسمانی برکات اس شخص پر نہیں ہونگے جو تیرے ساتھ عداوت اور بغض رکھیگا اور نہ وہ ارضی برکات کا مورد ہوگا اور مشرق اور مغرب کے لوگ تیری رعیت کر دئے گئے ہیں اور تو ان کا بادشاہ مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ لوگ تمہاری اس حقیقت سے واقف ہوں یا نہوں اگر واقف ہونگے تو فائز المرام ہونگے اور اگر بے خبر ہونگے تو ٹوٹا پاوینگے۔

## ضرورۃ امام

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب منصب امامت میں فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص ہزار درجہ سے معرفت الٰہی اور اصلاح نفس میں جد و جہد تمام اور کوشش اور سعی مالا کلام بجا لاوے لیکن تا وقتیکہ رسول پر اس کو ایمان نہ ہو نجات اخروی اس کے ہاتھ نہ آوے۔ اور خلاصی غضب جبار اور درکات نار سے نہ پاوے۔

ایسے ہی ہر چند عبادات شرعیہ اور طاعات دینیہ بجا لاوے اور جد و جہد بجا آوری احکام اسلام میں درجہ اتمام کو پہنچا دے لیکن تا وقتیکہ امام وقت کی طاعت میں گردن نہ رکھے اور اس کی امامت کا اقرار نہ کرے ہرگز عبادت مذکورہ سے آخرۃ میں فائدہ نہ اٹھاویگا اور دار و گیر رب قدیر سے خلاصی نہ پاوے۔ اور جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جہالت کی موت مرا۔ دیکھو درجات امامت ترجمہ منصب امامت صفحہ ۸۲ مطبوعہ فاروقی دہلی"

## مسلم انڈیا

سہارنپور سے مکرم مولوی عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں:۔ شیخ نور احمد صاحب ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب ہندوستان سے دورہ کرتے ہوئے سہارنپور آئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلم انڈیا کے لئے خاص سہارنپور میں دس بارہ خریدار ہو گئے اور ان کی قیمت بھی وصول ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ اور بھی خریدار ہو جاوینگے۔ اور اس گشت میں شیخ ابو سلطان احمد صاحب سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ شیخ صاحب بہت اخلاق سے پیش آئے۔ اور ایک اشرفی عنایت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسکو جزائے خیر دے۔

## کلام امیر

**سوال** کیا جائز ہے کہ روپیہ کے پیسے دینے کے وقت ایک پیسہ کم دیا جاوے۔

**جواب** اس کا نام سود نہیں۔ ایک دوکاندار محنت سے پیسے مہیا کرتا ہے اور اس نے ایک پیسہ اجرت لے لی تو حرج نہیں

**سوال** کیا سود خوار مسلمان کے گھر کا کھانا جائز ہے

**جواب**۔ فرمایا یہ ضرور نہیں کہ اسکا سارا مال سود ہی سے آیا ہے اور بہت تجسس ایسے معاملات میں مناسب نہیں۔ ہاں اگر آپ کے انکار دعوت سے وہ سود چھوڑ دے تو بیشک انکار کریں۔ تا کہ اصلاح ہو جاوے

**سوال** جس گاؤں میں پچاس آدمی جمع ہو جائیں وہاں جمعہ جائز ہے یا نہیں

**جواب**۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو دو آدمی بھی ہوں تو جمعہ جائز ہو سکتا ہے۔

**سوال** عشر اخراجات پر جائز ہے یا نہیں

**جواب** فرمایا خراجی زمین پر عشر نہیں ہے۔

لاہور کے میاں نبی بخش صاحب کا خط پیش ہوا کہ:۔ "نصف رات کے بعد مجھے ایک الہام ہوا اور اسطرح کی کیفیت ہے کہ جسطرح کسی نے غیب سے ایک برچھا پیر دل میں لگا دیا اور وہ الہام یہ تھا "نور الدین بادشاہ"[1] "لا الٰہ الا اللہ ایک لاکھ بار"۔ مجھکو اس سے اور کچھ سمجھ نہ آئی مگر یہ ایک تو حضور کے مرتبہ کی نسبت جتلایا گیا۔ دوم یہ کہ میں لا الٰہ الا اللہ ایک لاکھ بار پڑھوں۔ اس کے بعد میں نے اس کو ایک لاکھ بار پڑھا۔ اب اگر اجازت ہو تو آگے بھی پڑھوں اور آیا اس کے پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ ہے میں نے ایک صحیح کیفیت حضور کی خدمت میں تحریر کر دی ہے اور اس سے زیادہ مجھے کوئی سمجھ نہیں اس کے بعد دو دن تک ہر وقت یہی کیفیت رہی کہ میرا دل لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہتا۔ بجواب لکھوایا کہ آپ ہمکو بادشاہ مان لو جسکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے کسی حکم کے خلاف نہ کرو۔

[1] روحانی بادشاہ "حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کے الہامات میں بھی ایسے الفاظ موجود ہیں (ایڈیٹر)

# لنڈن کا خواجہ اور وطن کا باجہ۔

حضرت خواجہ کے نعرہ ہائے تکبیر سے لنڈن کے محلات گونج اُٹھے ہیں مگر وطن کا باجہ کچھ اور ہی سُر میں الاپ رہا ہے۔ کیا خدانخواستہ اسے پسند نہیں کہ اسلام کے خدا اور اسلام کے رسول کا نام اس جزیرے میں پہنچے جسے غالباً تیم نصاری نے خواب میں دیکھا اس سے پہلے ہمارے قوم کے پیارے خواجہ پر گردآوری کی پھبتی اڑا چکا ہے۔ لیکن اس کا شافی جواب ملنے پر اب ان کی سقیم الحالی پر خندہ زن ہے اور نہیں جانتا کہ دین کا غم اور قوم کا درد ایسی چیز ہے کہ انبیاءٔ کرام تک کو سقیم بنا دیتا ہے۔ کیا قرآن مجید کی یہ آیت اس کی نظر سے کبھی نہیں گذری۔ جناب باریتعالیٰ اپنے پیارے رسول کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھٰذا الحدیث اسفا کیا تم ان کے پیچھے مارے افسوس کے اپنی جان ہلکان کر ڈالو گے یہ خدا کا کلام ہے جو ہر قسم کے مبالغہ سے پاک ہے اس میں نبی کریم لیے خاتم کمالات انسانیت کی حالت بتائی گئی ہے کہ وہ قوم کے غم میں گھل گھل کر قریب الہلاک ہو رہے ہیں۔ پھر روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ کو اکثر پچھلے پہر بخار ہو جاتا تھا تو کیا یہ کہنا چاہئے کہ نعوذ باللہ آپکے

تعالیٰ نے اسے دعدہ دعاوں کے ساتھ بھیجا تا دنیا پر ظاہر ہو کہ انبیاء جو کچھ کرتے ہیں اپنی قوت کے بھروسے پر نہیں کر سکتے بلکہ خدا کی روح سے مؤید ہو کر وہ ایسے ایسے کام کر جاتے ہیں جو دوسرے انسانوں کی مجموعی قوت بھی نہیں کر سکتی۔ دیکھو اسی سقیم امام الوقت مسیح اسقدر دینی اعلیٰ تصانیف کیں کہ وطن کے ایڈیٹر صاحب کا کام ان

قوی ہوتے ہوں نہ تھے ہرگز نہیں بلکہ یہ تبلیغ کا کچھ کام ہی ایسا ہے کہ اوائل ایام میں قوائے جسمانی کا کمزور ہو جانا ضروری ہے تا تبلیغ قوائے روحانی میں غیر معمولی نشوونما پاسکے اور جب انبیاء کا یہ حال ہے تو انکے متبعین کا جسم اگر دبلا ہو جائے یا جوڑ جوڑ درد کرے تو کچھ تعجب کی بات نہیں جن لوگوں کا ایمان قصہ کہانیوں کے رنگ میں ہے وہ بیچارے تو معذور ہیں مگر ہم نے تو اپنی ان آنکھوں سے ایک نبی دیکھا ہے اور نبی بھی ایسا جو تمام نبیوں کی عکسی تصویر تھا اور اکثر سقیم رہتا۔ اور اللہ

کے مقابلہ میں رائی کے برابر بھی نہیں اسی سقیم نے ہزاروں مریضوں کو شفا بخشی اور اپنی قوت قدسیہ سے امیرنا مولوی نورالدین صاحب ایسے فرید الدہر وحید العصر فاضل نوذعی و عالم لمعی کو اپنے خدام میں شامل کرلیا پھر ان کو ایک علما کی جماعت دی خود خواجہ کیا تھا مٹی کا ایک تودہ طین کا مجسمہ لیکن جب میرے مسیحا نے اسمیں نفخ روح کیا تو وہ خدا کے فضل سے ایک طیر ہو گیا لاہور سے اڑکر قادیان پہنچا اور قادیان سے لنڈن جا براجا اور وہاں خدا کی طرف سے اسے وہ رعب و جلال دیا گیا کہ مزقبجانی کے رہیں اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے اور جس کے متبعین کے مضامین وطن میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کے امام نے اسکے اقتداء میں نماز گذاری حالانکہ یہ بات اس کے مذہب میں اور اس کی پوزیشن کے اعتبار سے محال معلوم ہوتی تھی پھر شخص کی قوت کا موازنہ اس کے عزم اور ارادہ سے ہو سکتا ہے دیکھو اسے تبلیغ کیلئے وہ زمین انتخاب کی جو لوگوں کی جسمانی ظاہری شان و شوکت سے مرعوب ہو کر روح کا نیچی ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ یہاں لا الٰہ الا اللہ کوئی بھی نہیں سنتا حالانکہ ہم ابلاغ کے ذمہ دار ہیں کہ کوئی مانتا ہے یا نہیں مانتا خدا کا پیغام پہنچانا ہے وہ ضرور پہنچاویگا جانیگا زمین سخت ہے سنگلاخ ہے مگر بنجر نہیں لا الٰہ الا اللہ کے ہتھیار کو مسیح نے بہت تیز کرکے دیا ہے اس کو الہ سے یہ زمین کھودی جائیگی اور انشاءاللہ تعالیٰ اپنے موسم پر پھل دیگی اور ضرور دیگی دنیا میں دو ہی نبی گذرے ہیں جنہوں نے شاہان زماں کو حق کا پیغام پہنچایا ایک سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دوم مولنا احمد مجتبیٰ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اب انھیں کے متبعین کو یہ توفیق دیجائیگی میرے کرمفرما ایڈیٹر صاحب وطن گھبرائیں نہیں اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھا کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# مبارکباد

اللہ اللہ کیا ہی مبارک دن تھا وہ جبکہ اُس صانع حقیقی قادر مطلق نے اپنے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسے آنے والے زمانہ کا وعدہ دیا جسکو سُن کر مومن تو مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتا۔ ہاں وہ شخص جو اپنے ضعیف ایمان کے سبب ہستی باریتعالیٰ کو محض وہم و خیال تک ہی سمجھتا ہے بیشک معمولی بات کہکر ٹالدے اور اپنے ایمان کو خطرے میں گوالدے۔ حضرت مسیح الزماں نے میاں بشیر احمد شریف احمد و مبارکہ کی آمین تحریر فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کا یہ بھی ایک وعدہ ظاہر فرمایا تھا اور انکے ساتھ کی ہے ایک دختر ✤ ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر ✤ کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر ✤ خدا کا فضل اور رحمت سراسر ✤ ہوا اک خواب میں مجھپر یہ اظہر ✤ کہ اسکو بھی ملیگا بخت برتر ✤ لقب عزت کا پاوے وہ مقرر ✤ یہی روز ازل سے ہے مقدر ✤

سبحان اللہ یہ چند متذکرہ بالا حضرت کے اشعار کسطرح آج ایک عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں پورے ہو رہے ہیں ✤ الحمد للہ والمنت کہ بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء بروز جمعرات بوقت ½۷ صبح حضرت نواب صاحب محمد علیخان صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں حضرت نواب مبارکہ بیگم کے بطن سے دوسرا فرزند نرینہ پیدا ہوا ہے جسکی خوشی میں ہم اہلبیت مسیح موعود اور حضرت نواب صاحب کو اور حضرت خلیفۃ المسیح کو خصوصاً اور تمام احمدی برادران اور ناظرین بدر کو عموماً تہ دل سے مبارکباد دیتے ہوئے بارگاہ اللہ جلشانہ میں صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے مولود مسعود کو صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا کرے اور صالح و متقی اور خادم دین بناوے آمین الٰہ العالمین

بدر

# جلسہ تقسیم انعام مدرسہ احمدیہ

۱۳- اپریل کی صبح مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے امتحانات سالانہ کی تقسیم انعام کا جلسہ بصدارت

حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب منعقد ہوا۔ پہلے چند لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا۔ ٭ حضرت صاحبزادہ صاحب نے سورۃ فاتحہ پڑھکر اس مدرسہ کی ہسٹری مختصراً سنائی۔ اور اس سوال کا جواب دیا کہ مدرسہ کے طلباء یہاں سے نکل کر اپنا گذارہ کسطرح کریں گے۔ پھر بچوں کو انعام دینے کی غرض بتلائی آپکی تقریر کا کچھ خلاصہ درج ذیل ہے:-

فرمایا۔ یہاں پہلے آریاؤں نے ایک مدرسہ انگریزی مڈل تک قائم کیا تھا۔ تاکہ آرین تبلیغ پھیلائیں۔ یہاں اور کسی مدرسہ کے نہ ہونے کے سبب بڑھتی ہوئی احمدی قوم کے بچے بھی اسمیں جا داخل ہوئے۔ جو رات دن وہاں کے آریہ مدرس سے اسلام پر اعتراضات سنکر آتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو سناتے۔ انھوں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں تحریک کی اور ایک مدرسہ (تعلیم الاسلام) کی بناء پڑی۔ جو رفتہ رفتہ موجودہ حالت تک پہنچا ابتداء میں لڑکے تھوڑے۔ مکان معمولی چندوں کی قلت تھی۔ اس مدرسہ کے انٹرنس تک پہنچنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے اپنے احباب سے رائے طلب کی۔ فرمایا کہ اس مدرسہ سے ہم کو کیا فائدہ اس سے مبلغین نہیں پیدا ہو سکتے۔ سب اس کے توڑنے پر متفق ہوگئے۔ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح اور میرے۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ نے اس مدرسہ کو در اصل مبلغین بنانے کیلئے نہ بنایا تھا۔ بلکہ دیگر مدارس کے اثر سے اپنے بچوں کو بچانے کے واسطے۔ اور وہ غرض پوری ہو رہی ہے۔ اس پر وہ مدرسہ قائم رہا اور مبلغین بنانے کے واسطے ایک اور مدرسہ ساتھ ہی قائم ہوا۔ مگر نہ ناظمین کی کافی توجہ اسکی طرف تھی۔ اور نہ لڑکے خوشی سے اس میں داخل ہوتے۔ یہ اسکی ابتداء ہے اور اب رفتہ رفتہ ترقی کر کے وہ موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ اللہ کی طرف سے سب کام اسی طرح رفتہ رفتہ ترقی پاتے ہیں + اس مدرسہ کی غرض یہ ہے کہ علماء پیدا ہوں۔ جو علماء فوت ہوئے۔ مثلاً مولوی عبدالکریم صاحب مولوی برہان الدین صاحب خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اُن پر ہوں۔ انکے قائم مقام ہوں۔ سوال ہوتا ہے کہ یہ طلباء مدرسہ سے نکل کر کہاں سے کھائینگے اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں سے مولوی عبدالکریم کھاتے تھے وہاں سے یہ کھائیں گے جو عظمت خدا تعالےٰ نے اُن کو دی تھی اُس کے وارث یہ ہونگے۔ یہ مدرسہ اسواسطے نہیں کہ ڈپٹی بنائے۔ جو ڈپٹی بننا چاہتا ہے۔ وہ اور مدرسہ جا کر تلاش کرے۔ کامیابی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ مگر ہم خدا کے فضل پر امیدوار ہیں کہ ایسے معزز علماء انشاء اللہ پیدا ہونگے اور خدا تعالیٰ رزق دیگا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون تنخواہ دیتا تھا۔ اور ان کی کتنی جائداد تھی۔ مگر آج کافر بھی ان کی کم از کم دنیوی عزت کا انکار نہیں کرسکتا۔ روپے اور رزق کثیر کچھ چیز نہیں۔ رزق حلال بڑی چیز ہے۔ عزت خدا دیتا ہے۔ خدا اپنے بندوں کو بڑی حکومت اور بادشاہت دیتا ہے آگ ہوا اور زمین اور تمام عناصر انکے خادم ہو جاتے ہیں۔ اگر ہمارے بچے خدا کے بنجائیں گے تو ان کے رزق کا کفیل خدا بنجائے گا۔ جو خدا کا ہو جائے اسکے لئے دنیا تنگ نہیں ہوتی۔ بادشاہ بھی اسکے خادم ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ گذران کی فکر میں سرگرداں ہو رہے ہیں وہ اس بات سے بیخبر ہیں کہ خدا سے تعلق رکھنے کی کیا قدر ہے۔ جن کا خدا کے ساتھ تعلق قائم ہو جائے گا۔ اس نے اس مدرسہ کی غرض کو پورا کیا۔ اور وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا اور جو نالائق نکلے گا۔ اور اس مدرسہ کی غرض کو پورا نہ کرے گا اُس کا وہی حال ہوگا جو مدرسہ انگریزی سے وہاں کی غرض کو پورا نہ کرسکنے کے سبب نالائق کرکے نکالا جائے گا۔ غرض اعلیٰ تدبیر تو وہی ہے۔ مگر مبلغین کی اس جماعت کو بڑی ضرورت ہے۔ جن کو ساری دنیا میں بھیجنا ہے۔ اور ان کے اخراجات کا اپنے ذمہ لینا ہماری انجمن کا فرض ہے۔ علاوہ ازیں اس مدرسہ کے طلباء کو مولوی فاضل کا امتحان پاس کرایا جائے گا جو معزز ملازمتیں حاصل کرسکتے ہیں۔ اس مدرسہ کے طلباء کو انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ وہ اس میں اور آگے ترقی کرسکتے ہیں۔ اور نوکریوں کا دروازہ تو اب انگریزی خوانوں پر بھی تنگ ہو رہا ہے۔ اور سب دانا لوگوں کا میلان ہے کہ ملک میں دیانتدار محنتی اور لائق تاجر ہوں۔ ایسے تاجر کے واسطے ابتداء میں روپیہ کی بھی ضرورت نہیں۔ صنعت و حرفت اور طب کی راہ سے انسان اپنا کافی گذارہ کرسکتا ہے۔ قوموں کی ترقی اور بڑائی کی تمام راہیں مدرسہ احمدیہ کے تمام طلباء کے واسطے کھلی ہیں +

باوجود ان کمزوریوں کے جو اَب تک باقی ہیں بچوں اور استادوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی اس سال کے نتائج عمدہ ہیں اور باہر سے بھی لوگ گواہی دیتے ہیں کہ ان بچوں نے اخلاق میں بہت ترقی کی ہے +

اس کے بعد انعام تقسیم ہوا۔ جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:-

جماعت سوم۔ عبدالسبوح .. معہ/

" محمد حسن .. صہ/

جماعت دوم عبدالجبار .. سے/

" محمد مالاباری .. سے/

" عبداللہ مالاباری .. للعہ/

جماعت اول عبدالرحمن جینگوی دو انعام صہ + صہ/

" محمد خلیل سے/

سپیشل- ابوبکر مالاباری دو انعام سے ، سے/

یہ سب انعام نقد صدر انجمن کی طرف سے دیئے گئے۔

محمد یٰمین تاجر کتب نے بعض طلباء کو کچھ کتابیں بطور انعام برائے تقسیم پیش کیں جو تقسیم کی گئیں +

تقسیم انعام کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تمام طلباء کا نام بنام ہر مضمون کا نتیجہ سنایا +

اسکے بعد مولوی سرور شاہ صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی مبارکباد کا شکریہ ادا کیا اور اس امر کا اظہار کیا کہ یہ میاں صاحب کی حسن تجویز کا نتیجہ ہے جو آج استاد مبارکباد کے مستحق ہوئے ہیں دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا +

٭ عبدالرحمن جینگوی نمبروں کی تعداد کے لحاظ سے سارے مدرسہ میں اول رہا۔ مالاباری طلباء نے ایکسال میں دو جماعتیں پاس کیں۔ اور پھر بھی سب سے اول رہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# ایڈیٹوریل

## مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

دنیا میں آج کون ایسا شخص ہوگا جسے یہ امر معلوم نہو کہ تمام روے عالم کے مسلمانوں پر ادبار کی نحوست چھائی ہوئی ہے۔ اور دن بدن زوال اور انحطاط کی طرف قدم بڑھتا چلا جاتا ہے کوئی مسلمان قوم اور کوئی مسلمان ملک اس نحوست کی تاخت و تاراج سے محفوظ نہیں رہا۔ ہر جگہ جہاں کہیں کوئی مسلمان اس نحوست کو نظر آیا دہیں اس کو جا دبوچا اور ہر ملک و قوم پر اُس کی طبعی اور سیاسی اور تمدنی حالت کے مطابق اُسے دہیں گھیر لیا۔ ابتدا میں زوال کے آثار خفیف اور غیر محسوس ہونے کی وجہ سے مسلمانوں نے اس کو نہ سمجھا لیکن جوں جوں اس کے نتائج سے تدریجی شدّت کے ساتھ مصیبتیں اور تکلیفیں وارد ہوئی اور بڑھتی گئیں توں توں بعضے دماغوں میں کچھ کچھ ہوش آئی گئی لیکن پھر بھی اصل مرض کی طرف کسیکو توجہ نہوئی۔ اور طرح طرح کی چہ میگوئیوں میں وقت گذار دیا۔ یوں تو گھر گھر نبّاض اور مصلح بن کر بعضے لوگ اُٹھتے رہے لیکن وہ بھی اکثر

کو خویشتن گم است کرا رہبری کند

کے مصداق ہونے کے باعث سے ناکام ہی رہتے رہے۔ اور "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کا معاملہ ہوتا رہا۔ یہانتک کہ وہ دن آگیا کہ سب کچھ چھینے جانے کے سامان ہو رہے ہیں۔ لیکن اُسی سچے مصلح کی طرف جس کو خدا نے بھیجا تھا نظر اُٹھا کر نہ دیکھا یہ تنزل اپنی نوعیت اور عالمگیر تاثیر کے لحاظ سے ایسا خطرناک ہے کہ اس کی نظیر بنی اسرائیل کی تباہی کے سوا تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملتی۔ اور یہ امر قابل غور ہے کہ مہلک تنزل کا ورود جو اس شدت کے ساتھ اس زمانہ میں ہوا ہے یہ کوئی معمولی دوری مدوجزر نہیں کہ جس کی معمولی خفّت کی وجہ سے ہمارے آقا حضور سرور کائنات صلعم بے خبر رہے ہوں بلکہ یہ وہ مفاسد کا زمانہ ہے کہ جس کے پُرخطر نتائج اور ہیبتناک مفاسد سے اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلعم کو آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی بڑی وضاحت سے خبر دیدی تھی۔ کہ ہر طبقے کے اکثر مسلمان اسلام کو چھوڑ ضالین اور مغضوب علیہم کی راہیں اختیار کرینگے۔ اور عام طور پر عام لوگ بھی بگڑ کر یہودیوں کے نقش قدم پہ چلنے تک جائینگے۔ اور اُن سے پوری مشابہت پیدا کرینگے اور اسی کو دین سمجھینگے۔ اور آپ صلعم نے ان اخبار کو بہت اچھی طرح اس لیئے اپنی اُمت میں شائع کر دیا کہ تا لوگ اس سے متنبہ اور باخبر رہیں اور اپنے بچاؤ کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ اور جب ان مصیبتوں سے بچانے والا آئے تو اُس کو جلدی شناخت کر کے اس کے ساتھ ہو جائیں تاکہ اس ہلاکت سے بچ سکیں۔ لیکن آفریں ہے مسلمانوں پر کہ اُنھوں نے باوجود ان تمام باتوں کے معلوم ہونے کے بھی وہی کچھ کر دکھایا جس سے بچنے کی ان کو تاکید کی گئی تھی ہم اس جگہ کسی منافرت اور مخالفت کی وجہ یا اعتراض اور نکتہ چینی کی نیت سے نہیں بلکہ امر حق کے اظہار کے لئے یہ بات کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ عام مدعیان اصلاح کی اصلاحی کوششوں میں عموماً ناکامی ہی رہی۔ اور کوشش کارگر نہوئی۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اُن کے خدا کیطرف سے مامور نہونے کی وجہ سے حقیقی اسباب نزول ادبار اور انحطاط کے اُن کی سمجھ میں نہ آسکے ٭ اور اس لیئے نہ تو خود ہی وہ اصلاح کا نمونہ بن سکے اور نہ دوسروں کو اس ورطہ سے باہر نکال سکے۔ بلکہ اُلٹے بعضے عقائد میں بہت غلط رہنمائی کر کے پبلک کو اس طرف اُنڈھیل دیا اور دشمن کے آگے سر جھکا دیا۔ اس وبال کا اصل سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے مسلمان کہلا کر اسلام سے حقیقتاً قطع تعلق کر لیا۔ اور عملی زندگی سے اس کو خارج کر کے منگھڑت رسوم اور غیر مسلم اقوام کی عادات کی نقل کو اختیار کر کے اُسی کا نام اسلام رکھ لینا پسند کیا۔ اسلام تو نقد جان کو معبود حقیقی کی رضاجوئی کے لئے پورے انشراح صدر کے ساتھ پیشگی دیدینے اور اُس کے احکام پر سر تسلیم خم کر لینے اور تمام لذات اور جمیع مقاصد و مرادات اور اپنی ساری کائنات کو اُس کے لئے سچے دل سے قربان کر دینے کا نام ہے۔ جب انسان صحیح معنوں میں اسلام کو ہاتھ میں لے لیتا ہے تو اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا قریبی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کا حامی اور مددگار بنجاتا ہے۔ اور اس کے لیئے ہر میدان میں نصرت کے اسباب آپ پیدا کر دیتا ہے سچے مسلمان کا خاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور مقدسوں کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کی مخالفت کی لعنت میں مبتلا نہیں ہوتا وہ تقویٰ کے لباس سے کبھی برہنہ نہیں ہوتا سستی اور جبن اُس کے نزدیک نہیں پھٹکتے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا بلکہ اُس میں اپنے زندہ خدا پر بھروسے کی اُمید اور یقین سے طاقت اور شوکت اور عزم مستقلانہ ہمیشہ موجود رہتے ہیں اُس کے دل میں خلق خدا پر شفقت اور محبوب حقیقی کے پانے کے لئے درد و گداز کی لہریں ہمیشہ جاری رہتی ہیں۔ وہ عفت اور تقویٰ اور طہارت اور عبادت کے زریں لباس سے ہمیشہ آراستہ رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر اُس کو سچا اور کامل بھروسہ ہوتا ہے ٭ اور دُکھ اور مصیبتیں دور کر کے وہ ہمیشہ اُسکے شامل حال ہو کر تاریکی سے نکالتا اور اُسکے دلکو اپنی معرفت اور علم سے منور کرتا ہے۔ اور اُس کی دعاؤں کو سُنتا اور مقبول فرماتا ہے اور اُس کو کامیاب اور با برکت کرنے کے لیئے ہر قسم کے اسباب پیدا فرماتا ہے۔ اور سچی وحدت کے خواص اُس میں ودیعت کرتا ہے ٭

مسلمان بننے میں جو جو برکات اور انعامات حاصل ہوتے ہیں وہ بیکاری اور سُستی سے حاصل نہیں ہو سکتے ٭

اسلام اپنے خادموں سے خدمتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ خدمات کی ریاضت کے تلخ مراحل سے عبور کیئے بغیر برکات اور نصرت کا استحقاق پیدا نہیں ہوتا۔ اسلام کی خدمت کے دو زبردست شعبے ہیں ایک تو اپنے آپ کو پورا مسلمان بنانا اور دوسرا اس نعمت عظمیٰ کو دوسروں کو پہنچانا یہ دونوں شعبے وہ ستون ہیں جنپر مسلمان بننے کا مدار ہے اور ان کے قیام کے لیئے نہایت جانگداز

مجاہدات اور دلسوز مساعی اور سچی قربانیوں کی ضرورت ہے۔

ایک انسان کو مسلمان بننے کے لئے اپنے عقائد اور اعمال میں ایک عظیم الشان تبدیلی کی ضرورت ہے۔ عقائد میں اسطرح کہ تمام معبودوں اور تمام بھروسوں کو دل کی ہر ایک تہ سے نکال کر اُن کی بجائے صدق اور صفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور ہر ایک بزرگی اور عزت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سمجھے کیونکہ اُس میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور منعم اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھانے کے اخلاق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کو پروردگار۔ مشکلکشا واحد۔ صمد قدیم۔ لم یلد ولم یولد سمجھے اور حضور سرور کائنات صلعم کی رسالت پر ایمان لائے اور اُن کے نقش قدم پر چلنا اپنا مسلک بنائے۔ اور اسبات کو اچھی طرح جان لے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اُس کو واحد لاشریک ہونے کا علم سکھلانے والے آنحضرت صلعم ہی ہیں اور کتاب اللہ پر عمل کرے اور دیگر شرائط ایمان و عقائد بجا لائے

جب اصلاح نفس کی اعتقادی منزلیں طے کر کے انسان کو ایک نقد اور مضبوط علم حاصل ہو جائے تو پھر اسپر دوسرا فرض یہ ہوتا ہے کہ اس نعمت عظیم کو بیخبر لوگوں کو پہنچانیکی۔ خدمت کا بیڑا اُٹھا کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرے کیونکہ جو لوگ خلق خدا کی نفع رسانی کے لئے کام کرتے ہیں وہی کام خدا کو پسند ہوتے ہیں اور مستحق اجر و ثواب شمار کئے جاتے ہیں۔ خلق اللہ کی نفع رسانی کی دو شاخیں ہیں ایک روحانی اور دوسری جسمانی۔ یہ دونوں شاخیں عنداللہ ماجور ہیں۔ اور جو لوگ اس میدان میں قدم رکھتے ہیں اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں قبولیت اور استقبال کرتے آتی ہیں اس میں کلام نہیں کہ شاخ روحانی بہت بڑا پایہ رکھتی ہے اور جسمانی شاخ اُس کے مقابلہ میں بہت کم درجہ رکھتی ہے اس لئے روحانی نفع رسانوں کے اجور اور معاوضات جسمانی خدمتگزاروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ اور نرالے رنگ ڈھنگ کے ہوتے ہیں البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ روحانی نفع رسانی کے لئے عقائد و ایمانیات کی صحت حسب اقتضائے مرضات الٰہیہ ایک امر لازمی ہے۔ لیکن جن لوگوں سے پبلک کو صرف جسمانی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہیں اُن کے اجور کے لئے مذہب کی تعین اور تخصیص کی گو ضرورت نہیں صرف اعمال میں صحت نیات کی ضرورت ہے۔ لیکن روحانی خدمت کرنے والا اس ضمنی خدمت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہ اُس کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے گویا روحانی نفع رسانی خدمت خاص ہے اور جسمانی عام خدمت ہے۔

حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ سے دونوں روحانی اور جسمانی نفع رسانی کا خاص فرض مسلمانوں کے ذمے لگایا گیا ہے اور اس کے صلے میں بڑے بڑے معاوضے رکھے گئے اور اس فرض کی ادائیگی میں غفلت کرنے کی سزائیں ان کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ ان کے لئے ایک بڑا اجر یہ ہے کہ اس روئے زمین پر تمام اعلیٰ انعامات اور کامیابیاں اور برکات اُنھیں عطا کیجاتی ہیں اُن کی کمزوریوں کو مختص فرما کر نصرت خاص اُن کے شامل حال کیجاتی ہے۔ ساری مخلوق میں سے اُن کو منتخب اور ممتاز کر لیا جاتا ہے۔ اسلام کی تاریخ ہمیں کھلے طور سے بتا رہی ہے کہ جس جس نے یہ شعبہ خدمت نفع رسانی خلق اللہ پورا کیا وہی اصالتاً یا وراثتاً موعودہ انعامات سے بہرہ اندوز ہوا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی ہمارے سامنے مضبوط شہادت ہے۔ اسی خدمت میں کمال مجاہدات و ایثار کے باعث اُن مراتب عالیہ تک پہنچے۔ لیکن جب اُن کے بعد آنے والوں نے اُس کا اہتمام کرنے میں غفلت اور بے پرواہی کو دخل دیدیا تو اُن انعامات نے بھی اُس وقت کے لوگوں سے منہ موڑ لیا اور جن عجمیوں نے کچھ خدمت کرنیکا بیڑا اُٹھایا اُنھیں پر نعمتوں کا وہ بادل جا چھایا اور اُنھیں کے صحنوں میں برسا اور اُن کے اقبال کے باغوں کو سیراب کیا۔

اسلام نہ کفارہ کا قائل ہے اور نہ اوتار اور بُت پرستی کا مجوز ہے اور نہ ہی اس میں تناسخ موروثیت کو دخل ہے یعنی کسی کو محض اجداد کی جانشینی اور حسب نسب کے لحاظ سے اُن انعامات اور برکات کے نزول کا اہل نہیں سمجھتا جو اُس کے باپ دادا پر اُن کی اعتقادی اور عملی قابلیتوں کی وجہ سے نازل ہوئی ہیں۔ اسلام نے نوع انسان کو ذات پات کی ذلیل قید سے آزاد کر کے مساوات اور حریت کی ایک ہموار سطح پر کھڑا کر دیا ہے اور ہر ایک کو بلا تمیز و تفریق قومیت ترقی کرنے کے لئے مساوی حقوق اور مساوی اُمیدیں اور سہولتیں بخشی ہیں۔ نہ کسی عربی کا کوئی خاص حق ہے اور نہ کسی عجمی کے لئے کوئی رُکاوٹ ہے۔ جو کوئی خدمت کرے وہی انعام پائے۔ پچھلے زمانوں میں ایسا ہی ہوا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہیگا۔ ذرا آنکھ اُٹھا کر دیکھ لو۔ عربی خاندانوں میں بھی اس لئے عزل و نصب ہوتا رہا اور جب وہ سارے پچھلے عجمیوں کی خدمات کے صلے میں اور اُن کی اہلیت کی وجہ سے تمام انعامات یہانتک کہ مقدس مقامات کی خدمتگزاری کی عزت بھی اُنھیں کو دیدی گئی اکثر لوگوں نے فقیری کے رنگ میں خدمت تبلیغ اسلام ادا کی اور اُس کے صلے میں ولایت اور نبوت کے ممتاز عہدے پائے۔ اور پبلک میں وہ عزت اُن کو دی گئی جو کسی دولت کے خرچ کرنے سے میسر نہیں آسکتی۔ دور کیوں جائیں اسی ملک ہندوستان میں موجودہ اسلامی کمیونٹی کی تعداد کا اکثر حصہ انھیں بادشاہان مملکت روحانی کی فتوحات کا مجسم اور زندہ اثر اور نتیجہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں پر حکومت دی ہوئی ہے۔ اور یہ ایسی مستقل حکومت ہے کہ باوجود طبعی انقطاع و انفصال روح و جسم کے دنیا پر زندہ اور کامیاب ہیں اور اُنہیں سے ہر ایک کی یادگار بقدر و تناسب خدمات تبلیغ اسلام جذبہ و تسخیر اکرام و اعزاز و اخلاص قلوب عامہ کر رہی اور پبلک کی دعاؤں سے وسیع فائدہ اُٹھا رہی ہے پس اے مسلمانو اُٹھو اور اپنے خدا کو راضی کرو تاکہ پہلی سی نعمتیں پھر تمھیں عطا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# مراسلات

## مسلمانوں کے بھلے کی بات

پیارے مسلمانو!
اسلام والو!! اپنے خونوں کے سمندر بہاکر اسلام پھیلانے والوں کے وارثو!!!

آہ- تم نے اسلام کو کیوں کھلا چھوڑ دیا- سوچو اس کی خبرگیری- پرورشں- حفاظت کا کیا سامان کیا ہوا ہے- آہ! اس نے تو تمھیں ثابت کر دکھایا تھا کہ اگر تم اس کی خدمت میں جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دو گے تو تم پر ہر قسم کے انعامات تمام دنیا سے بڑھ کر نازل ہونگے- تمھارے اقبال کا ستارہ ایسا بلند ہوگا کہ تم پر کوئی فائق نہ ہو سکیگا- تمھارا تعلق براہ راست خدا تعالیٰ سے ہوگا- اور کسی آسودگی اور راحت سے تم محروم نہ رکھے جاؤ گے- اور کوئی دشمن تمھارے لئے خوف کا موجب نہ ہوگا

پیارو! تھوڑی سی خدمت کے معاوضے میں لاتعداد بڑی انعامات کے وعدے کوئی چھوٹی سی بات تو نہ تھی سنو! تم جو خدمات کرتے ہو بیشک حق خدمت تو نہیں لیتے پھر کئی دفعہ دنیوی آقا بدعہدی کرکے تمھاری مصائب اور ابتلاؤں کا سبب بنجاتے ہیں- لیکن یہ خدمت کرانے والا آقا تو بہت بڑا معتبر ہے- تمام زمین و آسمان اور مافیہا کا مالک ہے بات کا پکا- قول کا سچا اور وعدے کا پورا ہے- تم جانتے ہو- تمھارے خاندان اسلام میں تمھارے بڑے اس کو آزما چکے ہیں وہ بہت عسیر الحال بے زر بے پر تھے- جب اس کے اسلام کی خدمت میں انھوں نے کمال ایثار و اخلاص کا ثبوت دیدیا تو تم ہی کہو کہ وہ کیا سے کیا بنگئے تھے- یا نہیں- تم جواب اس سے روٹھے ہوئے ہو بتاؤ تو سہی وہ کیا رنج اس سے اٹھایا ہے کونسی اور نعمت تھی جو عوض خدمت میں تمھارے بڑوں کو اس نے نہ دی- دنیا ساری تو ان کو دیدی اور جنت کا ان کو وارث بنا دیا گیا تمھارے سامنے یہ کافی تجربہ نہ تھا- اگر تم کو تجربہ ہو چکا تھا اور ضرور ہو چکا تھا تو ان انعامات سے بڑھ کر اور کیا ملے لینے کی خواہش نے تمھارے منھ اس سے پھرا دیئے اگر تم سو گئے تھے تو اب بھی وقت ہے- جاگ اٹھو! ہوش میں آؤ آنکھیں کھولو-

اگر بھول گئے تھے تو اب نورات کی تاریکی دور ہوئی راستے پر آجاؤ- بھولی بات یاد کرلو-

اگر پردیس میں چلے گئے تھے تو اب گھر لوٹ آؤ

اگر کسی اور شغل میں لگ گئے تھے تو اسے چھوڑ دو دیکھو اسلام کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے-

تمھاری بے پرواہی کے سبب سے روباہ تثلیث شیر نر اسلام کو صرف پچھاڑنا ہی نہیں چاہتی بلکہ اس کی جان کا خاتمہ کردینے پر تل گئی ہے- اور تمھیں غافل پاکر اپنا یہ مطلب حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کے جال پھیلا رہی ہے- ان جالوں کے کھینچنے کے لئے دجالوں کا طائفہ تو ملیا رکھا ہی تھا- لیکن گلشن اسلام کے بھولے بھالے غنچوں کو ہدف ناوک زلف دوتاد تیر نگاہ خمیدہ اور مجذوب کرشمہ رعنائی سرد ہائے سیمیں ذقن بنانے کے لئے جابجا ایجنٹ چھوڑ دیئے اور رہے سہے باغ کو ویران کرنے کے لئے اپنے مرکب اس طرف موڑ دیئے-

وارثو! خدا کے لئے اٹھو دیکھو وہ باغ کو تاخت و تاراج کر رہی ہے تمھارا سب کچھ چھینے لئے جا رہی ہے- اس نے دیکھ لیا ہے کہ

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم سعیلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
دل میں تمھارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمھاری جاذب نصرت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلاوت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹھ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
خوان ہتی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مرگئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
تم مرگئے تمھاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کرلیا فسق و گناہ کو
اب زندگی تمھاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ تمھارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
تقوے کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

اس نے تمھاری کمزوریوں کو خوب سمجھ لیا ہے [illegible] ہر پہلو سے تمھارے پیارے اسلام پر یہ بیسوا امڈی چلی آرہی ہے کیا اب تک تمھاری وہمی امیدیں قطع نہیں ہو چکیں- کیا تمھارے فرضی بھروسے ٹوٹ نہیں چکے کیا تمھارا گمان کہ تمام دنیا پر کافروں کے خون کی ندیاں بہانے والا مہدی آئیگا غلط نہیں ہوا کیا ابھی تک تمھیں یقین نہیں ہوا کہ تمھارے ایسے جسمانی

جنگوں میں تثلیث کی موج پر تمہارے فتح پانے کی اُمید نہیں رہی کیا یہ آخری زمانہ نہیں کہ جس کے متعلق تمہارا پیارا مخبر صادق صلعم فرما گیا تھا۔ کہ اُس زمانہ میں تمہارے لئے مذہبی جسمانی جنگ مفید نہونگے۔ اب جبکہ سب کچھ تمہارے ہاتھوں سے نکلا جارہا ہے تو فرمائیے آنکھیں کب کھلینگی۔ اُس وقت جبکہ تمہاری ہستی ہی نابود ہو جائیگی۔

عزیزو! اُٹھو۔ اب اُٹھنے کا وقت ہے اب غفلت کا وقت نہیں ہے۔ اب غفلت کی نیند کے خوابوں کو چھوڑ دو اور اصل حقیقت کی طرف رجوع کرو کام کرنیکا وقت ہے کام کرو۔

ہاں میں شک نہیں کہ یہ اکیلے دکیلے کا کام نہیں۔ جماعت کا کام ہے۔ اور وہ سب بغیر وحدت کے متفق ہو کر کام نہیں کر سکتی اور وحدت بغیر کسی صدر یعنی پیشوا کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی بے سری کے نتیجے تم دیکھ ہی چکے ہو۔ اور اپنی مرضی سے اپنے پیشوا بھی مقرر کر کے آزما چکے ہو آؤ اب اس تنگ وقت میں خدا سے ہی صلح کر لو اُس کو خوش کر کے بھی دیکھ لو میں سچ کہتا ہوں کہ تمہاری ساری کلفتیں دور ہو جائینگی دکھ درد جاتے رہینگے جو کچھ تمہارا اسباب ہے وہ سب ہاتھ آجائیگا اور اس سے زیادہ کا بھی تم کو مستحق بنایا جاویگا یہ کوئی وہمی بات نہیں تمہارے بڑوں نے جو صادق اور کامل تھے اس کو آزمالیا ہوا ہے۔ مگر پیار و صلح کچھ عقیدوں کی اصلاح اموال و نفوس کا ایثار۔ تکبر۔ عزت۔ شیخی علم۔ دولت اور خودی کی قربانی چاہتی ہے اور پیارے محمد مصطفےٰ صلعم کی بات نہیں! بلکہ خدا کی بات ماننی پڑتی ہے تم اُس سے غافل ہو بیٹھے ہو۔ لیکن وہ تو تمہیں کبھی نہیں بھولتا اُس نے تمہارے ان بُرے دنوں کا علاج بھی بتادیا تھا جس کو تم جانتے ہو لیکن پہچانتے نہیں۔ اور وہ علاج صرف اُس کے مہدی اور مسیح موعود کی معیت اور اُس کی ہدایات کے ماتحت کام کرتا ہے جب تک تم میں یہ نہوگا تم پر بھلے دن نہیں آئینگے۔ یہ خدا کا فرمان ہے۔ محمد صلعم کا پیغام ہے۔ نہ مانوگے تو ڈنڈے سے تو منوائیگا لیکن کیا ہوگا تم پچھاڑی رہجاؤ گے غیر آگے بڑھجائینگے۔

بھائیو ذرا عقل اور سمجھ سے کام لو میرزا غلام احمد قادیانی کیا کوئی اپنے آپ سے مہدی اور مسیح موعود بن بیٹھا ہے بھلا سوچو تو سہی کہ وہ تو خدا کی طرف سے موعود ہونیکا دعویٰ کرتا ہے اور تمہیں یاد ہے کہ جو قرآن میں آیت قطع وتین آئی ہوئی ہے اُس کا مطلب بھی یہی ہے کہ کوئی شخص دعوے کرے کہ میں خدا کیطرف سے آیا ہوں اور وہ ہو اس دعوے میں جھوٹھا اور مفتری علی اللہ تو خدا اُسے مہلت نہیں دیتا کہ وہ دُنیا میں اپنی شرارتوں کو پھیلائے بلکہ فوراً ہی اُسے گرفتار کر لیتا ہے اور اس کی رگ جان کاٹ دیتا ہے اور ۲۳ سال کی مہلت محمدی (صلعم) نمونہ سے کسی مدعی ماموریت کے منجانب اللہ ہونے پر تصدیق کی مہر لگا دیتی ہے اور یہ تو قریب ۲۷ سال کے اپنی منصب نبوت کا کام کرتا رہا اور مرا بھی طبعی موت سے پھر بتاؤ اُس کے ماننے میں کیا حجت ہو سکتی ہے ایسطرح ہمارے مطاع اور پیارے محمد مصطفےٰ صلعم فداہ روحی نے اس اپنے موعود کے لئے رمضان کے مہینے میں ۱۳- تاریخ قمری کو چاند اور ۲۸- کو سورج کا گرہن بڑی بڑی علامتیں بتائی تھیں اور یہ بھی کہا تھا کہ یہ نشانیاں اس سے پہلے دُنیا میں کبھی نہیں ہوئیں اور وہ بھی اس مہدی کے زمانہ میں پوری ہو گئیں۔ ایسا ہی دُمدار ستارے بھی چڑھ چکے جو بقول مخبر صادق زمانہ مسیح و مہدی کی علامت تھی جن کے نمودار ہونے پر یورپ کے منجمین نے تم کو بتادیا کہ یہ مسیح ناصری کے زمانہ میں پہلے نمودار ہوئے تھے اور اب بھی اُسی قسم کے صاحب زمانہ کے متقاضی ہیں دریا بھی پایاب ہو گئے نہریں بھی نکل کر ملکوں میں پھیل گئیں پہاڑ بھی کٹ کر اُڑائے گئے جنگل بھی آباد ہو گئے۔ دجال بھی خروج کر چکا۔ عیسائی دین کا غلبہ بھی حد نہایت کو پہنچ چکا یاجوج ماجوج بھی میدان میں آگئے مسلمانوں پر بھی مصیبتوں کا وہ سماں بندھ گیا کہ اگر اب بھی علاج اور دفعیہ نہو تو مسلمان کا بالکل خاتمہ ہی قیاس کر لو۔ پھر کہو کہ کیوں اس کو نہ مانا جائے۔

یارو! خواب غفلت سے اُٹھو پہلی قوموں کی طرح مت بنو۔ تم نہیں دیکھتے کہ جس کام کی اُس نے بنیاد ڈالی تھی اُس نے غیر مذہبوں اور عیسائی دین کو خصوصاً فتح کر لیا ہے اب اُس کے سامنے وہ گردن اُٹھا نہیں سکتا۔ اُس کے سارے بخئے اُدھیڑ دئے ہیں اُس کے محلات کی بنیادیں متزلزل کر دی ہیں تم نے دیکھا نہیں کہ اُس نے اس دین کی جڑھ دریافت کر کے اُس کو اُکھاڑ دیا اُس کی جڑھ کفارہ ہے اور یہ ایسا لعنتی اعتقاد ہے کہ ایک طرف تو خدا کے تمام برگزیدوں اور راستبازوں اور نبیوں کو گنہگار ٹھہرانے کی کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف تمام جہان کے گناہوں کی لعنت کا بوجھ یسوع مسیح پر ڈال دیتا ہے کفارہ کی ہستی اس میں ہے کہ مسیح کا صلیب پر چڑھنا اور صلیب سے مر کر اُترنا ثابت ہو کیونکہ اُس کی ایسی موت ہی مثبت کفارہ ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ وہ صلیب سے مر کر نہیں بلکہ زندہ اُترا تو بس وہ کفارہ نہوا اور اگر وہ کفارہ نہوا تو عیسائی مذہب پر موت کا فتویٰ! پس اُس نے آکر ثابت کر دکھایا کہ مسیح صلیب سے زندہ اُترا انجیل کی گواہی اور قرآن کی شہادت اور کئی شہادتیں پیش کیں جن کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا ایسا ہی آریہ دھرم کے پیش کردہ وکیل لیکھرام کو پچھاڑ کر اور نیوگ کی قلعی کھول کر اُس پر بھی فتح پائی۔ اور پھر بابا نانک صاحب کے صدیوں سے چھپے ہوئے چہرے کو ظاہر کر دکھایا کہ وہ مسلمان تھے اُس کی نسبت تو پہلے سے لکھا تھا کہ جنگوں کا خاتمہ کر دیگا اُس کے زمانہ سے قلمی جنگ شروع ہوگی۔ خونریز جنگ دین کے لئے ملتوی کر دیگا۔

(باقی دارد) عمر

## رسید نامہ نگار فنڈ

بابو محمد رشید خانصاحب گوجرہ ۸ر

یہ پہلے صاحب ہیں جنھوں نے نامہ نگار فنڈ میں امداد روانہ کی ہے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حضرات علمائے اہل سنت والجماعۃ واہلحدیث واہل تشیع سے استفتا

کیا فرماتے ہیں حضرات عالمان ومفتیان اہلسنت والجماعۃ واہل حدیث واہل تشیع مسئلہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" کے بارے میں کیا کسی کی جان بچانے اور کسی کو پناہ دینے اور متخاصمین میں آتش نزاع فرو کرانے کے لئے عمداً جھوٹ بول لینا شرعاً جائز ہے۔ اور اگر جائز ہے تو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ایسے جھوٹ بولنے کی کیا سند ہے۔ چونکہ آجکل معترضین اسلام اس مسئلہ پر بہت دے کر رہے ہیں اس لئے آپ حضرات پر فرض ہے کہ اس کے جواز کی مکمل صورتیں اور وجوہات اور دلائل اور اسناد بہ ثبت مواہیر بیان فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؁

## کیا اسلام مسئلہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" کے جواز کو گوارا کر سکتا ہے؟

جہاں اسلام کو اور بد اعتقادیوں اور غلط مسئلوں کی ذمہ داری کا متحمل کیا جاتا ہے وہاں یہ بھی اس کے ذمہ تھوپا جاتا ہے کہ اس نے بعض ضرورتوں کے پیش آجانے پر عمداً جھوٹ بول کر مطلب براری کو جائز رکھا ہے یہ تہمت کسی آجکل کے مولویصاحب کی لگائی ہوئی نہیں بلکہ بہت پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور اس کی ذمہ داری کا دائرہ بہت دور تک پھیلتا ہے۔ ہمکو اس میں کلام نہیں کہ جن حضرات نے اس کو تجویز اور ایجاد کیا ہے ان کی نیت نیک تھی۔ لیکن ان کے اجتہاد اور استنباط بری از خطا نہیں مانے جا سکتے۔ اسی مسئلہ کو اگر غائر نظر سے دیکھا جائے تو قرآن کریم کی تعلیم کے صریح مخالف اور معارض ہے قرآن کریم تو ہر حال میں راست گوئی پر تاکید کرتا ہے زندگی کے کسی شعبہ میں بھی جھوٹھ بولنے کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا لعنت اللہ علی الکاذبین بلا استثنا ہے۔ اگر کسی کی جان بچانے کے لئے جھوٹھ بولنا جائز ہے تو پھر مزید احتیاط کے لئے ایسے جرائم جو کسی کی پھانسی کی سزا کی وجہ ہو سکتے ہیں ان کے ثبوت بہم پہنچنے کا دروازہ مسدود سمجھنا چاہئے ؁

اور اگر کسی کو پناہ دینے کے لئے جان بوجھ کر جھوٹھ بول لینا جائز ہو تو پھر ہر قسم کے جرم پیشہ آدمی کسی کی پناہ میں آکر گرفتار ہونے سے بچ سکتے ہیں وقس علی ہذا یہ تمام ایسی باتیں ہیں جن سے امن عامہ میں نقص کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور بدر فاہیت اٹھ جاتی ہے۔ اسلام کسی حالت میں جھوٹھ بولنے کو جائز نہیں سمجھتا۔ وہ جھوٹ بولنے والوں کو اسفل السافلین میں دھکیل دیتا ہے۔ وہ ایک صادق ومصدوق النسان (صلعم) کی معرفت دنیا میں آیا اور راستی سکھلانے اور راستی پھیلانے اور راستی کی حکومت دنیا میں قائم کرنے آیا ہے۔ ایسے اقوال جو قرآن کے برخلاف تعلیم کریں وہ کسی حال میں جزو اسلام نہیں سمجھے جا سکتے اور نہ قابل ہیں ان کا ترک کرنا لازم ہے ؁ ہم نے حضرات علمائے حنفیہ اور اہل حدیث اور اہل تشیع کی خدمت میں اس مسئلہ کے متعلق ایک استفتا لکھا ہے ان کے فتاوے کی انتظار ہے ان کے وصول ہونے پر مفصل مضمون لکھینگے۔ سر دست اوپر کی چند سطریں بطور اشارہ لکھدی ہیں تاکہ یہ مسئلہ معرض بحث میں آجائے اور اسلامی اخبارات میں فیصلے کے لئے پبلک اسلام کے پیش ہو جائے

(عمر)

## الف خانی سیاہی

(اصلی اور نقلی کی پہچان)

عام طور پر صدہا مرتبہ ہزارہا چیزوں میں اصلی اور نقلی کی شکایت سنی جاتی ہے جو ایک حد تک صحیح ہے اسی طرح الف خانی سیاہی بھی بہت دلیری اور چالاکی سے نقلی بننے لگی ہے یہانتک کہ نقلی سیاہی کے پیکٹوں پر لوگوں نے اصلی مہر کی ہمشکل مہر بھی بنوا کے لگا دی ہے مگر ہم جتا دیتے ہیں کہ جس پیکٹ سیاہی پر مہر دیکھو تو اس میں سنہ ضرور دیکھ لو الف خاں کی مہر میں ۱۳۰۶ھ ہجری مطابق ۱۸۸۸ء ہیں اور نقلی مہر میں ۱۳۱۲ ہجری المشہر عبد العزیز خاں دہلی بازار چتلی قبر محلسرائے الف خاں عبد الغنی خاں

## رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کرو

اگرچہ بدر سے بدر ہوں مگر اس کی محبت میرے دل میں بدستور ہے۔ کیونکہ بدر کی طفیل میں نے بہت سے دینی دنیوی فوائد حاصل کئے۔ اسی لئے اس کی ترقی کا ہمیشہ متمنی ہوں۔

اس کی تقطیع کی نسبت بعض لوگوں کو شاید اعتراض ہے مگر میں اسے موزوں اور چھپوائی کے لحاظ سے نفعمند خیال کرتا ہوں

رفع الی اللہ کے متعلق زندہ دل ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مضمون اس قابل ہے کہ اسے ٹریکٹ کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا جاوے۔ کیونکہ اس میں بالکل نئے فلسفیانہ طریق پر بحث کی گئی ہے۔

سردار محمد اسلم خانصاحب بلوچ سابق ایڈیٹر "المعین" کا مضمون ان غیر احمدی مخالفین پر جو ہمیں اسلام کا دشمن سمجھتے ہیں حجت ملزمہ قائم کرتا ہے۔ بالخصوص حضرت مسیح موعود کے تتبع میں کہ ان کی یہ رائے کہ اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے۔ کیونکہ سردار صاحب ایک زبردست انشا پرداز ہونے کے علاوہ واقعات کو نہایت گہری نگاہ سے دیکھنے والے ہیں۔ البتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے بارے میں جو رائے قائم کیگئی ہے وہ چند ایک غلط فہمیوں پر مبنی ہے جو اکثر مہمانوں اور میزبانوں کے درمیان واقع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس موضوع پر میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ اکثر لوگ بظاہر ملنے میں ایک دو گھنٹے تک نہایت خوش اخلاق نظر آتے ہیں مگر جب ان سے معاملہ پڑتا ہے تو پھر ان کی بد خلقی کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ اولاً کچھ ترشرو اور خشک مزاج معلوم ہوتے ہیں لیکن جوں جوں ان سے واقفیت اور بے تکلفی ہو وہ نہایت خوش اخلاق پسندیدہ اطوار شگفتہ مزاج ثابت ہوتے ہیں اس اصل کو ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہئے بعض لوگوں نے مجھ سے صاحبزادوں کے بارے میں شکایت کی کہ ہم سے بولے تک نہیں

حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ صاحبزادگان کا مزاج نہایت متواضع واقع ہوا ہے مگر یہ نونہالان چمن احمد شرم کی خو رکھتے ہیں اور اجنبی سے بہت جلد گھل مل نہیں سکتے۔ اور ہر وقت نیچی نگاہیں اور خلط سے حتی الوسع بچے رہنا تو ان کو لپنے باجان سے ورثہ میں ملا ہے اب جن کو یہ معلوم نہیں وہ ضرور غلط رائے قائم کرتے ہیں۔ لیکن جو خدام عرصے سے ان کی خدمت میں رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ باوجود اس بجا ناز کے کہ وہ اس مقدس باپ کے بیٹے ہیں جسے احکم الحاکمین کے دربار سے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب ملا ہے۔ نہایت ہی خاکسار ہیں اور ان کے وہم میں بھی کبھی یہ بات نہیں گذری کہ ہم صاحبزادے ہیں ورنہ جن لوگوں نے پیرخانے دیکھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پیر کے بیٹے اپنے آپ کو ایک جداگانہ مخلوق خیال کرتے ہیں اور ایک حد تک ان کا خیال درست بھی ہوتا ہے

دوم باہر مہمان نوازی کا بار جہاں انفرادی طور پر ہوتا ہے یہاں اس کے عوض ایک جداگانہ محکمہ قائم ہے اور اس میں مہمانوں کے آرام کے واسطے سب اشیاء مہیا ہیں اس لئے بھی قادیان کے رہنے والے ان رسومات اور تکلفات سے اپنے آپ کو سبکدوش خیال کرتے ہیں۔ باینہمہ میں ذاتی طور پر کئی ایسے بزرگوں کے نام جانتا ہوں جو مہمانوں کے لئے بستر چارپائی اور بوقت ضرورت کھانے کا علاوہ انتظام کرتے ہیں۔

سوم قادیان ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں ہر روز بیس پچیس نہیں تو دس بارہ مہمان آتے ہیں اب حضرات مدیرین جرائد اگر صرف مہمان نوازیوں میں رہیں تو وہ ضیافت طبع ناظرین جو ہر ہفتے ان کے ذمے ہے وہ کیونکر کریں باوجود اس کے بھی میں دیکھتا ہوں کہ تقریباً تمام ہی ایڈیٹر یہ مشق رکھتے ہیں کہ وہ مضمون بھی لکھتے جائیں اور اپنے معزز مہمانوں کے ساتھ بات چیت بھی کرتے جائیں

چہارم ہر ایک خریدار اخبار یا ایسا شخص جس کی طرف کسی ضرورت سے خط لکھا جاچکا ہو یا وہ جلسہ میں سینکڑوں آدمیوں کے ہجوم میں مصافحہ کو گیا ہو اپنے آپ کو انٹروڈیوس شدہ سمجھتا ہے بلکہ یہ بھی کہ مجھے پہچانتے ہیں اس بنا پر اس کو شکایت پیدا ہوتی ہے کہ مجھ سے کھل کر باتیں نہیں کیں حالانکہ میزبان بیچارے کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ آپ بیتی سناتا ہوں میں جب پہلے پہلے قادیان میں آیا تو چونکہ بدر و الحکم میں بہت مضامین لکھتا رہتا تھا پس میں سمجھا کہ مجھے سب جانتے بلکہ پہچانتے ہیں آتے ہی مسجد اقصیٰ میں میں نے مفتی صاحب کا پتہ پوچھا سبز پگڑی اور چار نمبر کی عینک کا نشان پاکر میں ان کے قریب پہنچا اور جاتے ہی کہا کہ وہ رسالہ میرا پہنچ گیا تھا۔ مفتی صاحب نے نہایت صفائی کے ساتھ فرمایا کہ میں تو آپ کو نہیں پہچانتا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ آپ کا یہ فقرہ اس وقت مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا پس میں خاموش ہوگیا لیکن اب جو دارالشفاء میں یہ مریض خستہ جان بھی کچھ صحت پاچکا ہے تو معلوم ہوا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا بالکل بجا فرمایا غلطی میری ہی تھی

پنجم مہمان اپنے اصل مقصد کو بھول جاتا ہے۔ اور میزبان کے چند متواضعانہ اور رسمی کلمات یا مہربانانہ سلوک کی طرف نظر رکھتا ہے اگر یہ بات نہ ہو تو بہت کچھ سہولت رہتی ہے میں جب ۱۹۰۵ء میں قادیان آیا تو اتفاق ایسا ہوا کہ مہمانخانہ میں چارپائی تک نہ مل سکی۔ لیکن باوجود ضعف و علالت مجھے واللہ ذرا بھی شکایت پیدا نہ ہوئی صبح شیخ یعقوب علی جو ان دنوں مہمانخانہ وغیرہ سے کچھ دلچسپی رکھتے تھے آئے اور پوچھا آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں تو میں نے کہا انسان ہوں اپنے گھر سے آیا ہوں آخر جب ان کو پتہ لگا تو بڑے اخلاص سے کہا کوئی خدمت؟ میں نے کہا اما الیک فلا

ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ میں اپنے دو تین دوستوں کے ساتھ ایک خاص کام پر گیا اور رات کے دس بجے ایسے مکان پر جا اترے جو ہر وقت مہمانوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ہم نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ میرے ہمراہی کچھ جھجکتے تھے مگر میں نے اپنے ہی ایک دوست کو مخاطب کر کے پیسہ دیا کہ بازار سے کچھ کھانا لائے چنانچہ وہ گیا اور لایا۔ پھر ہم سب نے کھایا۔ پانی کی ضرورت ہوئی تو ہم ہی میں سے ایک اٹھا اور لوٹے میں نلکہ سے جو دس بارہ قدم کے فاصلے پر خوش قسمتی سے موجود تھا پانی لے کر پی لیا اور یہ سب کچھ میزبان اور ان کے نوکر کی موجودگی میں ہوا۔ لیکن ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں کیونکہ ہمارا اصل مقصد ایک جلسہ میں شریک ہونا تھا نہ کہ وہاں رہنا

ششم اختلاف طبائع اور اختلاف اوطان ہر علاقے میں مہمان نوازی کے دستور بھی کچھ الگ ہوتے ہیں۔ ایک دوست سے میں نے پوچھا آپ کے علاقہ میں مہمان کی خاطر کیا ہوتی ہے۔ کہنے لگا کہ جب مہمان آئے تو سب کام چھوڑ چھاڑ کر اس کے ساتھ ہو جائے۔ حتیٰ کہ اگر وہ مستراح میں جائے تو وہاں بھی ساتھ ہو۔ اور جب کھانا کھاچکے تو اسے مجبور کرے کہ ابھی اور کھاؤ اور سب سے زیادہ خوبی کی بات یہ ہے کہ مہمان کو قے ہو جائے۔ اور جب مہمان ملے تو اس کی خیریت ایک دفعہ نہ پوچھے بلکہ کم از کم بیس بار کہے۔ کہ خیریت ہے۔ بہت خیریت ہے۔ سب خیریت ہے نہایت خیریت ہے بالکل خیریت ہے۔ میں نے کہا خدا کی پناہ میں تو اس بدسلوکی کا متحمل کبھی نہ ہو سکوں اگر میزبان خفیہ پولیس کی مانند مجھے چمٹ جائے اور کسی وقت میرا پیچھا نہ چھوڑے تو میں تو بے زنجیر قید ہوگیا اور اگر وہ اپنے اصرار سے میرے ضعیف معدہ پر اور بار ڈالیگا تو اس سے زیادہ ظلم اور کیا ہوگا اور خیریت پوچھنے میں دیمک بن کر میرا دماغ چاٹ جائیگا تو پھر تو میری خیر نہیں غرض اس بات سے بھی غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہمارے دوست آئے۔ آخر ان کی شکایت پہنچی کہ جب وہ مجھ سے ملنے آئے تو میں نے کام چھوڑ دیا۔ بلکہ کام بھی کرتا گیا اور ان سے بات چیت بھی۔ حالانکہ اگر ان کے مذاق کے مطابق میں عمل پیرا ہوں تو پھر مجھے دفتر کے کام کا وقت رات کے ۹ بجے سے صبح کے چار بجے تک رکھنا چاہیئے

ہفتم میزبان کے طرزِ عمل پر غور کر کے رائے قائم کرنی چاہیئے۔ بعض وقت وہ واقع میں معذور ہوتا ہے۔ مثلاً مجھ لیسے ضعیف و ناتوان مشت استخوان جو دفتر میں بھی چارپائی پر پڑا رہتا ہے اگر کوئی صاحب اس سے اس بات پر ناراض ہوں کہ یہ ہماری تعظیم کے لئے اُٹھا نہیں تو یہ ان کی ناانصافی ہے ایسا ہی جلسہ سے پہلے ایک دو دن کا ذکر ہے کہ ایک مہربان سوا بارہ بجے تشریف لائے۔ میں اُس وقت کھانا کھانے جا رہا تھا اور ایک اور ایسی مجبوری بھی تھی جس کے لئے نماز چھوڑ دینا بھی واجب ہے۔ لیکن میں ان کی خاطر سے بیٹھ گیا تا کہ یہ کسی ابتلاء میں نہ پڑیں۔ یہانتک کہ اذان ہو گئی تب میں نے عرض کیا کہ اذان ہو چکی اور مجھے بعض ضرورتوں سے فارغ ہو کر نماز کے لئے بھی آنا ہے اس لئے اجازت چاہتا ہوں تو وہ فرمانے لگے ہاں میں قادیان کے لوگوں کو پہلے ہی جانتا ہوں مجھے ان کے اس کلمہ سے کچھ رنج تو نہیں ہوا کیونکہ میں نے جو کچھ کیا تھا اللہ کے لئے کیا تھا لیکن یہ خیال ضرور آیا کہ ان غلط فہمیوں کا انسداد کس طرح ہو سکتا ہے۔

میرے نزدیک سردار محمد اسلم صاحب نے جو ایک دو شکائتیں کی ہیں وہ بھی اس جلد بازی کی تحت میں ہیں۔ جن لوگوں کو مخدومی مولوی محمد علیصاحب کی خدمت میں نیاز حاصل ہے وہ اس بات کی موکد بقسم گواہی دے سکتے ہیں کہ آپ نہایت متواضع و خلیق ہیں۔ بلکہ آپ کی متانت آمیز خاموشی کے اندر ظرافت اور شگفتہ مزاجی کا بہت سا حصہ ہے۔ چنانچہ راقم کو اب تو حالات اور اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں اور درماندگیوں نے ایک حد تک دور ڈال دیا ہے لیکن جب آپ کے دربار میں رسائی حاصل تھی تو میں نے انھیں نہایت خوش مزاج اور خاکسار جنشنیمن پایا ہے۔ وہ باوجود اس کے کہ قادیان کے تمام محکموں کے افسر ہیں اور اختیارات رکھتے ہیں اپنے آپکو افسر کہنے سے ہچکچاتے ہیں اور کبھی آپ نے کسی پر خواہ مخواہ کی حکومت نہیں دکھائی۔ ان کی کثیرالاشغالی کا یہ حال ہے کہ وہ بیچارے صبح سے عصر تک قرآنمجید کے انگریزی ترجمے کیلئے مختصر تفاسیر و کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ عمارت کا کام دیکھتے۔ اہل حاجت ان سے ملتے جاتے ہیں درس کے واسطے مسجد اقصیٰ تک پہنچتے ہیں اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح کا نیاز حاصل کرنا ہوتا ہے اور اُن سے مختلف امور کی متعلق ہدایات لینی ہوتی ہیں اُدھر دفتر سکرٹری کے محرر صاحب مختلف کاغذوں پر دستخط کرانے کے لئے موجود ہوتے ہیں ایسی مصروفیت میں ان کے لئے یہ محال بات ہے کہ وہ ہر ایک مسافر سے اُس کا حسب و نسب اور نام و مقام بھی دریافت فرمائیں اور فرائض مہمان نوازی بھی بجا لائیں۔ اسلم صاحب کو جہاں اکمل صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے لئے گھنٹے دو گھنٹے کا وقت ملجاتا تھا وہاں وہ مولوی محمد علیصاحب ایم۔ اے ایسے جلیل القدر فاضل کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر جا سکتے تھے جہاں وہ اطمینان و دلجمعی سے ان کے اخلاق حسنہ کی نسبت بھی ایک رائے قائم کر سکتے تھے۔ پھر جہاں اسلم صاحب میں اور اتنی بڑی سادگی ہے وہ اتنا بھی کر سکتے تھے کہ مصافحہ کرتے ہوئے اپنے تئیں انٹروڈیوس بھی کر دیتے تا کہ مولویصاحب آپ سے وہیں کھڑے کھڑے مل لیتے۔ آپ کے لئے تو بیشک گرمجوشی سے بڑھکر مصافحہ کرنا ایک نئی بات تھی مگر مولویصاحب سے تو ہر عصر کو کوئی نہ کوئی نو وارد مصافحہ کرتا ہے اور اس کا مقصود صرف یہیں تک ختم ہو جاتا ہے۔ پس ان کو کوئی غیر معمولی بات پیش نہیں آئی جس کے لئے وہ خاص توجہ کرتے

شیخ یعقوب علی کی پیر پرستی کی شکایت بھی اسی قبیل سے ہے جو لوگ یہاں رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایک اہل الرائے شخص ہے اور وہ اپنی رائے پر اپنا نقصان کر کے بھی اڑا رہنے والا شخص ہے۔ جب تک کہ وہ اسے صحیح سمجھے۔ چنانچہ الحکم کے فائل اس امر پر گواہ ہیں۔ ایک پیر پرست میں جو صرف ہاں میں ملاتا اور جی غریب پرور کہنا جانتا ہو یہ اخلاقی طاقت ہرگز نہیں ہو سکتی پھر اس کے بات کرنے کا لہجہ اور اسکا بیٹھنا اور بے تکلفی سے اپنی رائے دیدینا خود اسبات کا شاہد ہے کہ شیخ ہرگز پیر پرست نہیں۔ ہاں پیر کی اطاعت کرتا ہے۔

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ باہر سے جو لوگ آتے ہیں وہ ہماری نسبت نہایت پاک خیالات ساتھ کر آتے ہیں اور ہمیں غالباً بشری صفات سے بالاتر خیال کرتے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اصلاح سے اس مقام پر پہنچائیں۔ ہم میں سے اگرچہ ایک اگر ملازمت کی وجہ سے معذور ہیں تو بعض ایسے بھی ہیں جو وقت کے مالک ہیں۔ مثلاً میر صاحب قبلہ ہیں اُنھوں نے ضعفا کی خبرگیری اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ مسافروں کی خاطر تواضع ان کی ضروریات کا علم ان کی رہنمائی ان کو خوش اخلاقی کا نمونہ دکھانا آپ کا کام ہے۔ میں نے اپنے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے کہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب نے مسجد مبارک میں حامد علی سے کہا پانی پینے کے واسطے لانا آپ نے سُن لیا۔ فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں یہ خدمت ہمارے ذمہ ہے اُٹھے اور اندر سے ایک صراحی متبرک شربت کی لائے اور گلاس بھر کر دیا۔ پھر دوسرا گلاس۔ شیخصاحب نے کہا بس تو آپ نے فرمایا۔ اور پی لو اور باصرار پلوایا۔ ہمارے پیر و مرشد خلیفۃ المسیح ہیں جب حضرت اقدس لاہور تھے تو میں وہاں گوبیکی سے حاضر ہوا۔ برادر محمد افضل مرحوم (اللہم اغفرلہ واکرم نزلہ) نے جب میرا نام بتایا تو جناب مولویصاحب اُٹھ کر مجھے ملے۔ میں ایک ناچیز حقیر ہژدہ نوزدہ سالہ نوجوان۔ یہ اکرام ضیف ہی تھا۔ پھر قادیان میں حضور اس قدر اس عاجز کے حال پر عنایت فرما کہ جب کبھی بزم میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنا تکیہ نکال کر مجھے دیدیا اور میں پہلی دفعہ جب قادیان میں آ کر بیمار ہوا تو آپ ہر روز مہمان خانے میں میری مزاج پرسی کو تشریف لاتے۔

ایسی باتوں سے ہمیں بہت کچھ سبق حاصل کرنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے

اکمل قادیان

## تبلیغی پوسٹل

ضروری اطلاع بخدمت احمدی احباب۔ بندہ نے ارادہ کرلیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ نظمیں تھوڑی تھوڑی کرکے ماہواری یعنی مہینے میں ایک دفعہ اشتہار کی شکل میں مفت شائع کراؤں اور بذریعہ انجمن ہائے احمدیہ تقسیم یا چسپاں کئیے کا بندوبست کراؤں۔ سو الحمد للہ کہ نہایت ہی عمدہ کاغذ اور خوشخط مطبع بدر میں چھپکر میرے پاس اشتہار پہنچ گئے ہیں جو کہ سارے ضروری مقامات پر جو مجھے یاد تھے بھیجدیئے گئے ہیں ہمیرے مکرم برادران کے تقسیم اور چسپاں کئیے کا بندوبست کردیں اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر بخشے آمین چونکہ عاجز کو پتے اچھی طرح یاد نہیں ہیں احباب کم از کم ایک دفعہ اپنے اسمائے گرامی معہ پورا پتہ نوٹ کرادیں ٭ پہلے نظم معہ ترجمہ "نامسلمانیم از فضل خدا" چھپوائی گئی ہے والسلام

(خاکسار محمد رشید خاں از گوجرہ)

## رسید زر

۲۵- مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

خادم حسین صاحب نمبر ۲۴۲۱ عہ/۳

۲۷- مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

محمد عمر صاحب نمبر ۱۵۷ عہ/۱۴

۲۸- مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

چودھری نظام الدین صاحب نمبر ۸۶ عہ/۸

۲۹- مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

مراد بخش صاحب للعہ/

شیخ خدا بخش صاحب عہ

۲- اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

سید قمر احمدی صاحب للعہ/

مولوی محمد اسحاق صاحب۔ دہوکی عہ/ عہ/

مرزا عباس علی صاحب نمبر ۶۹۶ ۱۴/

**دعا مدد** سب صاحبان میاں محمد حسن واعظ کے لئے جو

بیمار ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔ اور گناہ معاف کرے اور راضی ہو (سکندر علی دہلی)

## بدر کی صورت کبیر کی قلم سے

اس میں شک نہیں کہ آپ کا بدر ہر آٹھویں روز بڑی بڑی منزلیں طے کرتا ہوا لوگوں کو نور دیتا ہے بلکہ کبیر کا تو تمام گھر روشن کر دیتا ہے واہذا اُس کے سائز میں صفحات اور میٹر آپ زیادہ فرمادیں اُس کی امداد میں عاجز مبلغ ایک انجم سرشت قبول کرتا ہے۔ تاکہ اُس کے انتالیس جزو زمین سے اوپر کیطرف رہیں اور آفتاب اُس کو نہ پکڑ سکے ٭ جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے والقمر قدرناہ منازل حتیٰ عاد کا۔ لعرجون القدیم

(خاکسار کبیر الدین احمد احمدی اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ)

## خریداران بدر توجہ فرماویں

بارہا لکھا جاچکا ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا جاوے مگر باوجود اس قدر لکھ چکنے کے بھی اس بات کو نظرانداز ہی کیا جاتا ہے پھر تعمیل پوری نہ ہونے کے باعث شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں اخبار نہیں پہنچتا اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے مکرر معزز خریداران بدر سے عرض ہے کہ بدر اخبار کے متعلق جب کبھی کوئی خط لکھیں۔ تو اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں جو ہر ایک چٹ پر اردو ہندسوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بعض صاحب جب کسی مقام سے دوسری جگہ تبدیل ہوتے ہیں تو محض اتنا لکھ دیتے ہیں کہ "میرا تبادلہ فلاں جگہ ہو گیا ہے"۔ پھر نیچے محض اپنا نام ہی لکھتے ہیں دفتر بدر کے کارندوں کو کیا اس سے پتہ چل سکتا ہے جبکہ اُس کے ہمنام اشخاص بیسیوں خریدار بدر ہیں پس ایسے اصحاب کے لئے جو تبدیل پتہ کرانا چاہیں ضروری ہے کہ اپنا سابقہ پتہ بھی تحریر فرمادیں اور درخواست ہے کہ وہ اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

(مینجر بدر)


# تاریخ اسلام

مولفہ منشی غلام قادر صاحب فصیح

**عرب کا جغرافیہ**

تاکہ ناظرین کو واقعات سمجھنے میں مدد ملے کتابی صورت میں مذہبی رنگ سے رنگین دیباچہ میں آنحضرت صلعم کا نطیف تذکرہ قیمت ۴ر

**جنگ بدر سے فتح عراق تک مشتملبر**

**فتوحات شام و مصر** چوالیس دلچسپ واقعات حجم ۵۶۶ صفحہ قیمت ۱۲عہ

**فتح عراق سے شہادت حضرت عثمانؓ تک مشتملبر فتوحات عراق و افریقہ** ۱۶- حیرتناک واقعات حجم ۳۸۴ صفحہ قیمت ۱۲عہ

نوٹ یکمشت خریدار سے علاوہ محصولڈاک عہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہت پسندگی ہے اور سفارش کی ہے کہ احباب منگاکر مستفید ہوں

**جیبی حمائل شریف مترجم حجم ۱۲۰۰ صفحہ**

(۱) طول ۵ انچ عرض ۳۱۳- انچ (۲) نصف اعرابی نصف اردو ترجمہ (۳) عربی اور ترجمہ میں آیات کے نمبر سورت وار دیئے گئے ہیں (۴) پہلے فہرست اخیر میں لغات القرآن بطور فرہنگ شامل کی گئی ہے (۵) لکھائی چھپائی پاکیزہ جلد نفیس عکسی طرز کی (۶) ایسی حمائل شریف ابتک طبع نہیں ہوئی قیمت مجلد اصلی عہ رعایتی ۴ر

**جیبی اوراد عشرہ مترجم** (۱) قرآنی دعائیں (۲) اوراد فتحیہ (۳) دعائے مغنی (۴) دعائے گنج العرش (۵) درود شریف (۶) کبریت احمر (۷) قصیدہ بردہ (۸) قصیدہ غوث اعظم (۹) بزرگان دین کی دعائیں۔ (۱۰) متفرق دعائیں (۱۱) قیمت مجلد اصلی عہ رعایتی ۸ر

**عمر پاشا** ۲ جلدیں حجم ۴۴۲ صفحہ قیمت رعایتی مجلد عہ روس اور روم کی خونریز لڑائی چوتھی دفعہ طبع ہو کر نکل چکا ہے۔ ۲۰ جلدیں صرف باقی ہیں۔

**محب وطن** حب وطن استقلال و استقامت کی عکسی تصویر آزادی خواہی کے جذبات زبان شستہ و شگفتہ قیمت ۸ر

**منشی فیض علی منیجر تاریخ اسلام فصیح منزل سیالکوٹ**

# مسودۂ قانون وقف اولاد

## جسکو مسٹر جناح نے ۱۷ - مارچ ۱۹۱۱ء کو ویسرائے کی کونسل میں پیش کیا تھا

(دفعہ ۱) ایکٹ ہذا کو ایکٹ جواز وقف مسلمانان ۱۹۱۱ء کہنا جائز ہوگا +

(دفعہ ۲) اس دفعہ میں تعریفات الفاظ ہیں جو قلم انداز کردی گئی ہیں +

(دفعہ ۳) بپابندی مراتب ایکٹ ہذا یہ جائز ہوگا کہ کوئی شخص جو عقائد اسلام کا معتقد ہو - اور نا بالغ یا فاتر العقل نہ ہو - علاوہ دیگر اغراض کے اغراض مندرجہ ذیل کے لئے وقف قائم کرے +

(الف) کلاً یا جزاً اپنے گنبے اپنی اولاد اور اپنی نسل کے گذارہ اور پرورش کے لئے اور

(ب) اگر واقف مسلمان حنفی المذہب ہے تو تا حیات خود اپنے گذارہ اور پرورش کے لئے یا اپنے قرض کے ادا کرنے کے لئے جائداد موقوفہ کے لگان ومنافع سے بشرطیکہ ایسی حالت ہمیشہ صریحاً یا معنیاً آخرالامر میں (بعد تمام ہونے اغراض مذکورکے) حقیت موقوفہ غربا کے لئے یا کسی اور ایسے مذہبی یا عبادتی یا خیراتی کام کے لئے جو ایک حیثیت دوامی رکھتا ہو محفوظ کی جائے +

(دفعہ ۴) کوئی وقف جس کا نفاذ واقف کی حیات میں مطلوب ہو جائز نہ ہوگا - جب تک کہ وہ بذریعہ ایک تحریری وقف نامہ کے قائم نہ کیا جائے جس پر اس شخص کا دستخط ثبت ہو جو وقف کو قائم کرنا چاہتا ہے اور جس پر دو یا زاید گواہوں کی تصدیق ہو اور جسکی حسب مندرجہ ذیل رجسٹری ہو +

(دفعہ ۵) ہر ایسا وقف نامہ تحریر سے چار مہینے کے اندر بموجب قواعد قانون موجودہ وقت کی رجسٹری کے لئے پیش کیا جاوے گا اور اگر افسر رجسٹری کنندہ کو اس امر پر اطمینان ہوجائے کہ اسکے متعلق ایکٹ ہذا کے رو سے جو ضروریات ہیں ان کی پابندی ہوئی ہے تو وہ اس کو رجسٹری کرے گا اور ایسے وقف کا نفاذ تاریخ تحریر وقف نامہ سے ہوگا +

(دفعہ ۶) ہر وقفنامہ کے ساتھ جو رجسٹری کے واسطے حسب مذکورہ بالا پیش کیا جائے لازم ہوگا - کہ حسب ذیل کاغذات شامل کئے جائیں (الف) ایک فہرست جس میں پوری صراحت اس جائداد کی ہو جس کا وقف میں شامل ہونا مطلوب ہے مع اسکی مالیت کے کہ جو تا حد علم ویقین واقف کے صحیح ہو (ب) ایک فہرست دیگر جائداد کی جو واقف کی ملکیت میں اور مالیت اسکی تا حد علم ویقین اسکے (ج) ایک فہرست اس بار کی جو بطور رہن یا دیگر طریق سے واقف نے یا کسی شخص نے جسکے ذریعہ یا جس کے تحت میں واقف نے جائداد وقف طلب پر استحقاق حاصل کیا ہے اس جائداد پر عائد کیا ہو اور نیز اس ڈگری کی جو واقف کے یا کسی ایسے شخص کے مقابل میں موجود ہو جسکے اجرا میں وہ جائداد قابل نیلام ہو +

(دفعہ ۷) (۱) اگر رجسٹرار کو کاغذات مذکورہ بالا کے معائنہ سے جسکی تصدیق بموجب قانون لازم ہوگی یا ایسی مزید شہادت پیش ہونے سے جو اس غرض کے لئے وہ طلب کرے اس امر پر اطمینان ہوجائے کہ دیگر مطالبات اور ڈگریاں مندرجہ دفعہ ۶ اگر کچھ ہیں مسلم جائداد وقف طلب پر عائد نہیں ہیں یا یہ کہ واقف کی جو دیگر جائداد ہے وہ اسکی رائے میں ان مطالبات اور ڈگریوں کے ادا کرنے کے واسطے کافی ہے تو اسکو لازم ہوگا کہ اس امر کی تجویز کو قلمبند کرے اور اسکے بعد فوراً وقفنامہ کی رجسٹری کردے (۲) تحقیقات مندرجہ دفعہ ہذا کی غرض سے رجسٹرار کو جائز ہوگا کہ واقف کا اور گواہوں کا بحلف یا بہ اقرار صالح اظہار لے اور ایکٹ رجسٹری ہند ۱۹۰۸ء کے قواعد نسبت ان کے مجبوراً حاضر کرانے کے ایسی تمام کارروائیوں سے متعلق ہونگے +

(دفعہ ۸) اگر رجسٹرار بعد تحقیقات کے یہ تجویز کرے کہ مطالبات اور ڈگریات مذکور جو ہیں وہ جائداد وقف طلب کی مالیت سے زائد ہیں اور واقف کے پاس کوئی اور جائداد اس مطالبہ کے ادا کرنے کے واسطے موجود نہیں تو لازم ہوگا کہ دستاویز کی رجسٹری کرنے سے انکار کرے اور اس کے وجوہ قلمبند کرے +

(دفعہ ۹) ایسے انکار کی حالت میں رجسٹرار کے حکم سے اپیل اس افسر کے روبرو ہوسکے گا کہ جو قانوناً مجاز ہے ایسے احکام کے خلاف اپیل سماعت کرنے کا - اگر اس حکم کی تاریخ سے ۳۰ روز کے اندر میں اپیل پیش کیا جائے اور ایسے حاکم کو اختیار ہوگا کہ اس حکم کو بدل دے یا منسوخ کردے یا کوئی دوسرا حکم دے کہ جو بحالت موجودہ اسکے نزدیک قرین انصاف ہو +

(دفعہ ۱۰) جبکہ وقف کا نفاذ بعد ممات واقف کے مطلوب ہو تو لازم ہوگا کہ وہ بذریعہ ایک وصیت تحریری کے قائم کیا جائے جس پر اس کا دستخط ثبت ہو اور جس پر دو یا زائد گواہوں کی تصدیق ہو +

(دفعہ ۱۱) ایسے وصیت نامہ کو خود وصیت کنندہ یا وہ شخص جو بموجب اسکے وصی یا متولی یا موصی لہ ہونے کا دعویدار ہو بغرض رجسٹری کے پیش کرسکتا ہے اور قواعد حصہ ہشتم ایکٹ رجسٹری ۱۹۰۸ء اور نیز قواعد دفعات ۶ و ۷ ایکٹ ہذا ایسے وصیت نامہ کے رجسٹری کرانے کی جملہ کارروائیوں سے متعلق ہونگے +

(دفعہ ۱۲) جو سزائیں ایکٹ رجسٹری ہند ۱۹۰۸ء میں جرائم زیر ایکٹ مذکور کے لئے مقرر ہیں وہی ان جرائم کے لئے متعلق ہونگے جو زیر ایکٹ ہذا کئے جائیں +

## آل انڈیا مسلم لیگ

آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے :-

(۱) قانون اوقاف کے پاس ہوجانے پر شکریہ ادا کیا گیا +

(۲) مقدونیہ میں مسلمانوں کے قتل عام پر برٹش گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی اور انسانی ہمدردی اور انصاف کی کارروائی کرنے کی درخواست کی گئی اور تاج برطانیہ کے جن ذمہ وار وزراء نے بلقانی سلطنتوں کی کھلم کھلا ہمدردی کی - اس رویہ سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا گیا - (۳) ایران کے متعلق برٹش گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ روس سے کہکر شمالی ایران سے روسی فوج کو واپس کرادے اور ایرانیوں کو بیرونی مداخلت کے بغیر اپنا انتظام کرنے دے + (۴) سول سروس

بذریعہ امتحان مقابلہ سے بھرتی ہونے کے موجودہ طریقہ سے کہ جس کی رو سے صرف انگلستان میں امتحان ہوتا ہے اہل ہندوستان کی نہایت حق تلفی ہوتی ہے کوئی ایسا طریقہ بنایا جائے کہ جس سے بادشاہ سلامت قیصر ہند کی رعایا انگلستان اور ہندوستان دونوں کو مساوی سہولت رہے۔

(۵) اگزیکٹو اور جوڈیشل اختیارات کی علیحدگی پر تمام اہل ہند متفق ہیں۔ اس لئے اس مطلوبہ اصلاح کو بہت جلد رائج کر دیا جائے میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں مسلمان لوگ خاص مسلمان ممبر انتخاب کریں مسلمانوں کے فوائد کے محفوظ رہنے کے لئے یہ بات ضروری نہیں ہے کہ تمام میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں مسلمانوں کو مسلمان ممبر اپنا قائم مقام منتخب کرنے کے اختیارات عطا کئے جائیں امپیریل لیجسلیٹو کونسل اور صوبہ جات کی لیجسلیٹو کونسلوں میں مسلمان ممبروں کے منتخب ہونے کے لئے یہ طریقہ جاری کرنا نہایت لازمی اور ضروری ہے

(۶) ہندو اور مسلمانوں کے لیڈر اوقات مقررہ پر آپس میں ملا کریں۔ ہندوستان کی آئندہ ترقی ہندو مسلمانوں کے میل جول اور ملاپ پر مبنی ہے جو لوگ ہندو مسلمانوں میں نفاق کی خلیج زیادہ چوڑی کرانی چاہتے ہیں آل انڈیا مسلم لیگ ان کی کوشش ملک کے لئے سخت بدقسمتی کا موجب سمجھتی ہے اس لئے مقررہ اوقات پر سال بھر میں کئی بار ہندو اور مسلمانوں کے لیڈر آپس میں ملکر عام فوائد کے مسئلوں پر مشترک کوشش اور تبادلہ خیالات کیا کریں

(۸) سول سروس کی جوڈیشل شاخ خاص طور سے الگ مقرر کیا جاسکے اور اس شاخ میں زیادہ تر بیرسٹر یا وکلا مقرر ہوا کریں (۹) سیلف گورنمنٹ ہندوستان کے مناسب حال برٹش تاج کے ماتحت ہندوستان میں سیلف گورنمنٹ قائم ہونا مسلم لیگ کا منتہائے نظر قرار دیا گیا

تاسف حادثہ الم۔ دہلی کے حادثہ بم پر سخت افسوس ظاہر کیا گیا۔

## اخبار عالم پر ایک نظر

اخبار ڈیلی میل لنڈن نے غبارہ بازی کے مقابلہ اولوالعزمی کے لئے دو انعامات شائع کئے ہیں

اول جو شخص غبارہ پر سوار ہو کر ۷۲ گھنٹہ میں برطانیہ اعظم کا آسمانی طواف کریگا اس کے لئے ۷۵ ہزار روپیہ انعام۔ دوئم جو ہوائی جہاز ۷۲ گھنٹہ میں اٹلانٹک عبور کریگا اس کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ انعام مقرر ہے۔

یورپین طاقتوں نے درمیان ہو کر صلح کرانیکا کام اپنے ذمہ لیلیا ہے۔ ریاستہائے بلقان نے بھی بعض شرائط پر ان کے آگے سر جھکا دیا ہے۔

اندیشہ ہے کہ آسٹریا اور مانٹی نگرو کے درمیان جنگ نہ چھڑ جائے کیونکہ آسٹریا نے موخر الذکر کی سرحد پر نمائشی جنگ کر کے اسے چڑانا شروع کیا ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کو شاہدرہ میں لیجانے کی سکیم ۱۳- اپریل ۱۹۱۳ء کو انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل میں منظور کیگئی ہے

ہندوستان لنکا برما کے ساتھ سویڈن کی تجارت کو ترقی دینے کے لئے ایک جہازی لائن جاری کرنیکا انتظام کیا جا رہا ہے

حضور وائسرائے کی صحت اب بہت اچھی ہے

مسز بیسنٹ کے اوتار کی امید مسز موصوفہ کے دل سے اتر گئی کیونکہ جن لڑکوں میں سے اسکو اوتار بننے کی امید تھی وہ ۱۵- ماہحال کو مسز بیسنٹ سے عدالت مدراس میں لڑکوں کے والد کی درخواست پر اس کو دلائے گئے۔ جس فیصلہ سے مسز موصوفہ کی تمام اگلی پچھلی امیدوں پر پانی پھر گیا بدر (جھوٹے اوتار پیدا کرنے والوں اور بننے والوں کا ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے)

کوئینز کالج بنارس کے پروفیسر مسٹر نارمن نے خودکشی کر لی باعث کا پتہ تا حال نہیں لگا

بلجیم میں اڑھائی لاکھ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے جو روز بروز ترقی کر رہی ہے

ایک مشہور ڈاکو مسمی فتح سنگھ ۷- ماہحال کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار کرنے میں بہت وقت و تکلیف ہوئی۔ کیونکہ رات کا وقت تھا اور ڈاکو مسلح تھا اسکے سے فرار بتلایا جاتا ہے۔ اور اس پر ۱۲ ڈکیتیاں کرنے کا الزام ہے۔ اس کا بہنوئی اجیت سنگھ مفرور ڈاکو بھی ۱۱- اپریل کو گرفتار ہو گیا۔

سر لوئی ڈین لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱۹- اپریل کو لاہور سے تشریف لیجاوینگے۔ اور آپ کی یہ روانگی بحیثیت حاکم صوبہ لاہور سے آخری ہوگی۔ ۲۳- مئی تک وہ منڈی ریاست میں جاوینگے۔ اور ضلع کلو کی سیر کرینگے۔ جہاں وہ بہت عرصہ بطور اسسٹنٹ کمشنر کام کر چکے ہیں۔ ۲۳- مئی کو وہ شملہ میں مسٹر اڈوائر کو اپنے عہدہ کا چارج دیکر وہیں سے ولایت چلے جاوینگے

مولوی شبلی مکہ میں اسلامیہ یونیورسٹی کی تمام اہل اسلام کے سامنے تجویز پیش کرتے ہیں۔

ہمعصر کاٹھیاوار ہتکاری رقمطراز ہے کہ سورت میں حسب رسم و رواج لیوا پٹی قوم کی ۹۰۰ شادیاں ایک ہی دن میں ہوئیں (عجیب بات ہے)

۱۵- مارچ کو ہمارا نامہ نگار استنبول سے تار دیتا ہے کہ حمیدیہ جہاز نے چند یونانی جہازات کو غرق کر دیا جس سے اہل ملک کو از حد خوشی ہوئی (الشعب)

آسٹریا نے آسٹروی اور جرمنی بنکوں سے اکیس لاکھ روپیہ قرض لینے کا انتظام کر لیا ہے

## درخواست جنازہ

منشی غلام حمید صاحب اپنی دختر مرحومہ عمر ۲۵ سال کے لئے واسطے احباب سے درخواست دعائے مغفرت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل

## انجمن مبلغین یا یادگار احمد

کے بیرونی ممبر صاحبان کے لئے ضروری ہے کہ براہِ مہربانی وہ بہت جلد وہ اپنا چندہ موعودہ ماہوار بھیجکر مشکور فرماویں نیز جن صاحبان کے ذمہ گذشتہ کسی مہینے کا بقایا ہے اور اب تک کسی وجہ سے بھیج نہیں سکے وہ بھی موجودہ مہینے کے چندہ کے ساتھ شامل کر کے بھیجدیا جاوے کیونکہ انجمن کی ابتدائی حالت ہونے کے سبب نقدی کی بہت ضرورت ہے۔ بعض روپے کی کمی سے ہی اب تک کئی ٹریکٹ لکھے ہوئے پڑے ہیں اور آپ صاحبان پوری توجہ فرما کر آخیر

اپریل تک کا گذشتہ تمام چندہ ارسال فرمائینگے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں نہایت ہی دلچسپ تازہ ٹریکٹ پہنچیگا جس کو دیکھ کر آپ نہایت ہی محظوظ ہونگے۔

ہر ایک ضلع کے سکرٹری انجمن احمدیہ سے درخواست ہے کہ اس انجمن کی ترقی کے لئے چندہ جمع فرماکر اس کو ترقی دیں یہ انجمن انشاء اللہ نہایت کار آمد ثابت ہونے والی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کو بہت پسند فرمایا ہے۔ تمام خط وکتابت و ترسیل زر حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے۔

محمد سلیمان اشرف عفی عنہ سکرٹری انجمن مبلغین یادگار احمد قادیان ضلع گورداسپور

## جوب قبض کشا ۱۲/

قبض متعدد ہولناک امراض کا پیش خیمہ ہے اور اگر "سرچشمہ شاید گرفتن بہ بیل * چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل" جیسے زریں مقولہ پر عمل نہ کیا جاوے تو جان کو معرض خطر میں ڈالنے کا ہم معنی ہے اگر آپ قبض کے شاکی ہیں تو ایک شیشی منگاکر گھر میں رکھ چھوڑیں اور بوقت ضرورت سوتے وقت ایک گولی کھالیا کریں صبح اجابت بافراغت ہوجائیگی اور تین چار دن میں قبض رفع ہوجاویگا قیمت فی شیشی خورد ۱۲/ قیمت شیشی کلاں ع۔

حکیم مرزا عنایت خاں حیرت امرتسر کٹرہ سفید

## آثار مبارکہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائریاں آپ کے پاک کلمات جو مختلف اخباروں میں شائع ہوتی رہی ہیں ان سے جمع کرکے بابو صاحب موصوف نے بصورت رسالہ چھاپنا شروع کی ہیں پہلا حصہ ۴۲ صفحہ پر شائع ہوا ہے قیمت صرف ۱/ ہے۔ ملنے کا پتہ

## دفتر تشحیذ الاذہان قادیان

## البشریٰ ۱/۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اسکا مجموعہ حصہ اول۔ مرتبہ بابو البوالفضل

محمد منظور الٰہی صاحب جنکو خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے کہ انھوں نے ہستی باری۔ اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۴/ ہے۔ تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے

ملنے کا پتہ

## دفتر تشحیذ الاذہان قادیان

## سلسلہ حقہ کی تائید میں قابل دید کتب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب

(۱) جوگی گرو نانک صاحب ۱/ (۲) لیکچر سہر سنگھ ۲/ (۳) محمد رسول اللہ ۱/ (۴) اسلام کی پہلی کتاب ۴/ (۵) ضرورت زمانہ ۸/

ملنے کا پتہ

(بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور)

## اشتہار ضروری ۲/

جو کہ واقعہ ۵/۲ کو مسمی جبو ولد امام الدین ماشکی سکنہ چوڑہ مساۃ نضلو زوجہ کالو جوگی کو بمعہ زیورات بدنی مالیتی یکصد روپیہ اغوا کرکے لیگیا ہے جو شخص ہر دو مذکوران کو گرفتار کرادیگا یا ایسا پتہ دیگا جس سے اُن کی گرفتاری عمل میں لائی جاسکے اسکو مبلغ پنجاہ روپیہ بطور انعام دونگا حلیہ مساۃ نضلو زوجہ کالو جوگی گورہ رنگ گلے میں کرتی چھینٹ پاجامہ سنجاف عمر ۲۶-۲۷ سال قد لمبا چوڑہ چہرہ چشمان موٹی * حلیہ جبو ولد امام الدین سانولہ رنگ ایک دانت سامنے نیچے کا سیاہ پگڑی سرخ ململ سر پہ گلے میں واسکٹ لمبی آستین والی کمر میں چادر میلی

المشتہر کالو ولد سوبھا قوم جوگی سکنہ چوڑہ تھانہ کلانور ضلع گورداسپور

## رعایتی قیمت

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی آٹھ جلدیں ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۱ء تک مجلد بقیمت ۳۰ ملتی ہیں دفتر بدر سے ملسکتی ہیں دفتر میگزین سے خریدی جائیں تو بے جلد للعہ

میں یہ آٹھ جلدیں ملتی ہیں کیونکہ سنہ ۱۹۰۵-۰۶-۱۹۰۴ء کی قیمت آجکل دفتر میگزین میں سے فی جلد ہے اور باقی کی چار روپے فی جلد ایک دوست بہ سبب مجبوری کے فروخت کرتے ہیں (ایڈیٹر بدر)

## بےنظیر علمی اخلاقی تاریخی کتابیں ۵/

خطبات احمدیہ (از سر سید) معہ عکسی تصویر قیمت ۱۲/
سوانحعمری مولانا روم (از مولانا شبلی) قیمت ۱۲/
زیب النسا (از مولانا شبلی) ۱/
اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر (از مولانا شبلی) ۸/
مجموعہ رسائل شبلی ۸/
سوانحعمری - حیدر علی سلطان میسور حجم ۴۰۰ صفحہ ۱۲/
سوانح ٹیپو سلطان صفحہ ۲۳۶ قیمت فی جلد ۱۲/
حیات خسرو ۲۳۶ صفحہ ۱۲/
طبی امرا کی انسائکلو پیڈیا - یعنی طبی سوسائٹی نے ڈاکٹری دواؤں کی سال بسال تحقیقات کے حکیمانہ نتائج ایک کتاب کیصورت میں شائع کئے تھے جسکا ترجمہ اُردو میں اسرار ادویہ کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں یورپ کی تمام پیٹنٹ ادویہ کے نسخے معہ ترکیب استعمال درج ہیں مجلد ۱/
امراۃ المسلمہ یعنی پردہ کی تائید اور آزادی نسواں کی تردید میں مصر کے شہرۂ آفاق علامہ فرید وجدی کی کتاب کا ترجمہ ۸/
علاوہ ازیں ہر قسم کی جدید الطبع مشرح و مصرا قانونی طبی دینی تاریخی کتابیں بھی بکفایت مل سکتی ہیں
ملنے کا پتہ منیجر جنرل بکس ایجنسی امرتسر (رام باغ گیٹ)

## بوٹ سلیپر منگوائیں ۱۲/

تجارت پیشہ احباب کیخدمت میں التماس ہے کہ اگر آپ کو کلکتہ ساخت ہاف سلیپر و بوٹ شوز وغیرہ کی ضرورت ہو تو ہمارے کارخانہ سے طلب فرمایا کریں انشاء اللہ رعایت کو مدنظر رکھا جائیگا۔ علاوہ سلیپر وغیرہ کے اور اشیاء بھی دو پیسے فی روپیہ کمیشن پر انشاء اللہ بھیج سکینگے

## ایس محمد امین و فضل کریم (احمدیان)

کمپنی کارخانہ سلیپر نمبر ۳۲ - مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ

Digitized by Khilafat Library

# چشمہ زندگی (بطور تجربہ مطالعہ کیلئے) مفت !!!

## بدر کے ناظرین اب فائدہ اٹھاویں!

آپ عرصہ سے کتاب چشمہ زندگی کا اشتہار دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی آپکو معلوم ہے کہ تعلیم یافتہ جماعت نے متفقہ طور پر اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کی ہے اور احمدی جماعت کے موجودہ واحد دینی جناب خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب نے جو رائے دی ہے اسکو بھی آپ بارہا پڑھ چکے ہیں۔ باوجود اسکے پھر آپنے تا حال اسکے مطالعہ کیطرف دھیان نہیں کیا اسکی وجہ یہی خیال کیجاتی ہے کہ کتاب قیمتاً ملتی ہے اور آپکی مالی حالت یا کم توجہی قیمت ادا کرنیکی مانع ہے

### لھذا

میں ہی آپکے لئے قربانی کرکے ہمدردی اور اعتبار کے اصول کی آزمایش کرتا ہوں۔ محض اس خیال سے کہ قوانین صحت عامہ کی تشہیر اور ان مضامین سے واقفیت کی ضرورت اہلِ ملک کو بدرجۂ غایت ہونے کے باوجود لاپرواہی کا یہ حال ہے کہ ضرورت کو ضرورت محسوس ہی نہیں جا رہا۔ پس ذیل کی تجویز کرتا ہوں ✦

# تجویز

ناظرین بدر کے مطالعہ کے لئے پندرہ (۱۵) کتابیں علیحدہ کر دی ہیں۔ جو سب سے پہلے موصول شدہ خطوط پر ۱۵- اشخاص کو محصول ڈاک کی وصولی کے لئے ۸/ کے وی پی میں ارسال ہوگی۔ کیونکہ اس طرح کتاب گم نہیں ہو سکتی۔ وہ مطالعہ کے بعد اگر اس کتاب کو پسند کریں تو رکھ لیویں اور ۱/ قیمت کتاب بذریعہ منی آرڈر بھیج دیویں ورنہ ایک ہفتہ کے بعد بذریعہ رجسٹری پیکٹ واپس کر دیویں۔ اس طرح وصول شدہ کتب بعد میں موصول شدہ ناموں پر دوبارہ سہ بارہ بھجوائی جاویں گی اور سینکڑوں آدمی مفت میں کتاب کا مطالعہ کر سکیں گے ✦

**بتلاؤ!** اس سے زیادہ اور کیا ہمدردی یا اعتبار ہو سکتا ہے !!!

**نوٹ۔** جو صاحب ایسا نہ کرنا چاہیں وہ ۱/۸ کا وی پی منگوا ویں ✦

# بے ضرر مستند قبض کشا گولیاں

## مفت! مفت! مفت!

قبض دائمی انسانی صحت کی سخت دشمن ہے

اسکے مستقل دفعیہ کیلئے آپنے **آلہ وستی جنتر** کا ذکر کئی دفعہ پڑھ لیا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی اعلیٰ اور قابل قدر چیز ہے بمقابلہ فوائد اور حفاظت جان آکی قیمت بالکل معمولی ہے جو اصحاب تا حال شنک میں ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ جنہوں نے اس کی آزمایش کی ہے وہ سراپا اسکے ثناء خواں بن گئے ✦

**کتاب ستودھن ودیا**

قیمتی ۶/ منگوا کر آپ بھی کم از کم اس سچائی سے واقف تو ہو جاویں

## مفت۔ مفت۔ مفت

اگر اس آلہ سے فی الحال فائدہ نہ اٹھا سکیں تو اعلیٰ درجہ کی مستند قبض کشا گولیاں بطور نمونہ ۸/ کا ٹکٹ ڈاک محصول کیلئے بھیجکر مفت منگوا لیویں۔ ہزاروں اشخاص نے انکی تعریف کی ہے چنانچہ ایڈیٹر صاحب بدر بھی اسکے قائل ہیں (۳۲ گولی کی [illegible]

پتہ :- مہتہ سیتا رام دت۔ ویدکوبراج۔ آدیتہ اوشدھالہ۔ صدر بازار۔ راولپنڈی

# قوت باہ و ضعف دماغ ۲۲/۲۴

پٹھوں کی کمزوری کے لئے اور ضعف دماغ یعنی نسیان کیلئے یہ گولیاں اپنے اندر بجلی کا اثر رکھتی ہیں جنکو طاقت میں کمزوری اور نسیان ہو وہ صاحب انکے استعمال کرنیسے انشاءاللہ ضرور فائدہ اٹھائینگے قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ) ✦

**طلا** - اس طلا سے کوئی آبلہ پھنسی نہیں ہوتی اس سے جو پٹھے کثرت یا غلط کاری سے سست ہو جاتے ہیں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دن کی مالش سے ان میں تیزی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے جو صاحب چاہیں منگوا کر دیکھیں ✦

**قیمت فی شیشی ۱۲/**

**نوٹ** ہر دو اشیا نصف درجن منگوانے والوں کو رعایت دی جائے گی ✦

**پتہ**

**المشتہر نظام جان عبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ گورداسپور**

# ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

## پین ہیلر ۴۴/۵۰

اندرونی درد پیٹ۔ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے اندرونی و بیرونی درد موچ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں۔ ریاح یا سردی سے کمر کولھا پنجر۔ گردن وغیرہ میں جیسا درد ہو اس کی مالش سے جاتا ہے داڑھ مسوڑہ کے درد کو بھی فائدہ کرتا ہے ✦ قیمت ۱۲/ شیشی۔ محصول ۵/

**فہرست** جس میں سرٹیفکیٹ و جنتری درج ہیں بلاقیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے ✦

**ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶**

**تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ**

# مختصر فہرست کتب محمد یامین تاجر کتب قادیان

- قرآن کریم کلاں نقل نظامی ۱۶/ — تقریروں کا مجموعہ ۳/
- سراج الدین کے چار سوالوں کے جواب ۲/ — الحق بحث دہلی ۸/
- نورالقرآن ہر دو حصہ ۶/
- تحفۃ الندوہ ۱/ — پیغام صلح ۲/
- جنگ مقدس ۶/ — مجموعہ آمین ۱/
- الحق بحث لدھیانہ ۶/ — قصائد احمدیہ ۶/
- تذکرۃ الشہادتین فارسی ۳/ — الوصیت ۱/
- کشف الغطاء ۲/ — براہین احمدیہ مکمل [illegible]
- لیکچر لاہور ۱/ — سرمہ چشم آریہ ۱۲/
- تقریریں ۲/ — برکات الدعا ۲/
- چشمہ مسیحی ۳/ — تسیم دعوت ۳/
- لیکچر سیالکوٹ ۱/ — سناتن دھرم ۱/
- ریویو حضرت اقدس ۱/
- سہ حرفیاں و بارہ ماہا اشرف صاحب ۱/

**المشتہر**

**محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان**